رسالة الحقوق
للإمام زين العابدين بن الحسين
عليهما السلام
رِسالة الحقوقِ
(ایک منفرد انداز میں)
مجموعہ کلمات
امام علی بن الحسین
زین العابدین علیہ السلام۔

عليه السلام

رسالۃ الحقوق

(ایک منفرد انداز میں)

مجموعہ کلمات

امام علی بن الحسین

زین العابدین علیہ السلام۔

قسم الشؤون الدينية
شعبة التواصل الخارجي
www.imamali-a.com

أسم الكتاب: رسالة الحقوق للإمام علي بن الحسين زين العابدين عليهما السلام

إعداد: شعبة التواصل الخارجي في قسم الشؤون الدينية

الناشر: العتبة العلوية المقدسة

الطبعة: الأولى

سنة الطبع: ١٤٣٨هـ -٢٠١٧م

عدد الصفحات: ٩٠

عدد النسخ:

الموقع الإلكتروني: www.imamali.net

موبايل: ٠٧٧٠٠٥٥٤١٨٥

عرض ناشر

حقوق اور واجبات دو ایسی حقیقتیں ہیں جن کی جڑیں زمانہ قدیم سے انسانی زندگی میں راسخ ہیں یہاں تک کہ انسانی حقوق کی علمبرداری اکیسویں صدی کے شعار میں شامل ہے انسانی حقوق کی علمبردار تنظیمیں انسانی حقوق کا نعرہ تو بلند کرتی ہیں لیکن عملی زندگی میں اس کی تطبیق نظر نہیں آتی جبکہ اسلام جو پوری دنیا کے لئے دین رحمت ہے اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے انسانی حقوق کی ایسی تصویر کشی کی جس کی مثال لانے سے زبان عاجز ہے اور اس کے بیان سے قلم قاصر ہے امام زین العابدین علیہ السلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے انسانیت کے حقوق پر مشتمل ایک ایسا دستور پیش کیا اگر انسانیت اس دستور پر عمل پیرا ہو جائے

تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی اور اس دستور کا نام رسالہ حقوق ہے یعنی مجموعہ کلمات امام زین العابدین علیہ السلام جن میں معاشرے کے ہر فرد، طبقے، ہر صنف کے حقوق کو انتہائی جامع انداز میں بیان کیا ہے۔

تمام احادیث کے مصادر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس رسالہ حقوق کی نسبت امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف درست ہے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے اپنی مختلف کتب میں مختلف اسناد کے ساتھ اس رسالے کی نسبت امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف درست قرار دی ہے امام علیہ السلام نے اس رسالے میں پچاس حقوق کو بیان بیان کیا ہے لیکن بعض معاصرین نے اپنی مطبوعات میں اکاون حق شمار کیئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے اپنی روایات میں حق الحج (حج کا حق) کو درج کیا لیکن صاحب تحف العقول نے جس

انداز میں اس رسالے کو درج کیا ہے اس میں حج کے حق کو ذکر نہیں کیا پس جنہوں نے اکاون حق ذکر کیۓ ہیں انہوں نے دونوں روایات کو جمع کیا ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے ان پچاس حقوق کو انتہائی مؤثر انداز میں بیان کیا ہے سب سے پہلے ان پچاس حقوق کو عناوین کے ساتھ بیان کیا پھر انہی عناوین کی تفصیل بیان کی ہے۔

یوں تو امام زین العابدین علیہ السلام کا یہ رسالہ اردو زبان میں کئی بار شائع ہوا ہے لیکن حرم امام علی علیہ السلام کی طرف سے اس رسالے کو ایک منفرد انداز میں شائع کیا جا رہا ہے اور ہم حرم امام علی علیہ السلام کی طرف سے جناب گل نقوی صاحب کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے امام علیہ السلام کے کلام کو ایک منفرد انداز میں پیش کیا خدا وندعالم ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے ۔ آمین ۔

إعلَمْ رَحِمَكَ اللهُ

أنَّ لِلّٰهِ عَلَيكَ حُقوقاً

مُحيطَةً بكَ فِي كُلِّ حَرَكَةٍ تَحَرَّكتَها،

أو سَكَنَةٍ سَكَنْتَها

أو مَنْزِلَةٍ نَزَلْتَها،

أو جارِحَةٍ قَلَّبْتَها

وآلَةٍ تَصَرَّفتَ بِها،

بَعْضُها أكبَرُ مِنْ بَعْضٍ

وأكْبَرُ حقوقِ اللهِ عَلَيْكَ

ما أوْجَبَهُ لِنَفسِهِ تَبارَكَ وتَعالى

مِنْ حَقِّهِ الَّذي

هُوَ أصْلُ الحُقوقِ

وَمِنهُ تَتَفَرَّعُ.

ثُمَّ أوْجَبَهُ عَلَيْكَ لِنَفْسِكَ

مِنْ قَرْنِكَ إلى قَدَمِكَ

عَلَى اخْتلافِ جَوارِحِكَ،

فَجَعَلَ لِبَصَرِكَ عليكَ حَقّاً

وَلِسَمْعِكَ عليكَ حَقّاً

ولِلِسانِكَ عليكَ حَقّاً

وَلِيَدِكَ عَليكَ حَقّاً

جان لو! اللہ تجھ پر اپنی رحمت نازل کرے،

کہ تیرے اوپر اللہ کے کئی حقوق ہیں

جو تیری ہر اختیاری حرکت،

تیرے اختیاری سکون کے لمحات،

منزلوں پر تیرے نزول

اور تیرے اعضاء وجوارح کی اختیاری حرکات کو محیط ہیں۔

نیز ان آلات ووسائل کو بھی شامل ہیں جن کو تم استعمال کرتے ہو۔

ان میں سے کچھ حقوق دیگر حقوق سے بڑے ہیں۔

تیرے اوپر اللہ کا سب سے بڑا حق وہ ہے

جو ذات تبارک وتعالیٰ نے اپنے لیے تجھ پر واجب قرار دیا ہے۔

اس کا تعلق اللہ کے اس حق سے ہے

جو تمام حقوق کی بنیاد ہے۔

باقی حقوق اسی سے منشعب ہوتے ہیں۔

پھر اس نے تیرے مختلف اعضاء وجوارح کے

بشمول تیرے سر سے لے کر پاؤں تک،

اسے تیرے اوپر تیرے لیے واجب قرار دیا۔

پس اس نے تیرے اوپر تیری نظر کے حق،

تیرے کان کے حق،

تیری زبان کے حق،

تیرے ہاتھ کے حق،

وَلِرِجْلِكَ عَليكَ حَقّاً

وَلِبَطْنِكَ عَليكَ حَقّاً

وَلِفَرْجِكَ عَليكَ حَقّاً،

فَهٰذِهِ الجَوارِحُ السَّبْعُ الّتي بِها تَكُونُ الأفعالُ.

ثمّ جَعَلَ عَزَّ وَجَلَّ لِأفْعالِكَ عَلَيكَ حُقوقاً،

فَجَعَلَ لِصَلاتِكَ عليكَ حقّاً،

ولِصَومِكَ عليكَ حَقّاً،

ولِصَدَقتكَ عَلَيكَ حَقّاً،

وَلِهَدْيِكَ عَلَيكَ حَقّاً،

وَلأفْعالِكَ عَلَيكَ حَقّاً،

ثُمَّ تَخْرُجُ الحقوقُ منكَ إلى غَيْرِكَ مِن ذوى الحُقُوقِ

الواجِبَةِ عليكَ،

وَأوْجَبُها عليكَ حُقوقُ أئِمَّتِكَ

ثمَّ حُقوقُ رعيَّتِكَ

ثمَّ حقوقُ رَحِمِكَ،

فهٰذِهِ حقوقٌ يَتَشعَّبُ مِنها حقوقٌ،

فحقوقُ أئِمَّتِكَ ثَلاثَةٌ

أوْجَبُها عليكَ:

حَقُّ سائِسِكَ بالسُّلْطانِ،

ثُمَّ سائِسِكَ بِالعلْمِ،

ثُمَّ حَقُّ سائِسِكَ بِالملكِ،

وَكُلُّ سائِسٍ إمامٌ،

تیرے پائوں کے حق،

تیرے پیٹ کے حق

اور تیری شرمگاہ کے حق کو واجب قرار دیا۔

یہ وہ سات اعضاء ہیں جن کے ذریعے افعال و اعمال انجام پاتے ہیں۔

پھر اللہ عزوجل نے تیرے اوپر تیرے افعال کے کچھ حقوق مقرر کئے۔

پس اس نے تیرے اوپر تیری نماز کا ایک حق،

تیرے روزے کا ایک حق،

تیرے صدقے کا ایک حق،

تیری قربانی کا ایک حق،

اور تیرے افعال و اعمال کا ایک حق مقرر کیا۔

تیرے حقوق کے بعد تیرے اوپر ان لوگوں کے حقوق لازم ٹھہرتے ہیں

جن کے حقوق کی ادائیگی تیرے اوپر واجب ہے۔

ان حقوق میں سب سے زیادہ ضروری تیرے اماموں (رہنمائوں) کے حقوق،

پھر تیرے ماتحتوں کے حقوق

پھر تیرے قرابتداروں کے حقوق ہیں۔

یہ وہ حقوق ہیں جن سے کچھ دیگر حقوق منشعب ہوتے ہیں۔

پس تمہارے پیشوائوں کے حقوق تین ہیں۔

ان میں سے تیرے اوپر سب سے ضروری حق

تیرے حکمران پیشوا کا حق ہے،

پھر تیرے علمی پیشوا (استاد) کا حق ہے

پھر تیرے مالک پیشوا کا حق ہے

اور ہر منتظم و مہتمم (رہنما) امام ہے۔

وَحُقوقُ رَعِيَّتِكَ ثَلاثَةٌ

أَوجَبُها عَلَيكَ

حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالسّلطانِ

ثُمَّ حقُّ رَعيّتِكَ بِالعِلمِ،

فإنَّ الجاهِلَ رَعيّةُ العالِمِ،

وحقُّ رعيّتِكَ بِالمِلْكِ

مِنَ الأزواجِ

وما مَلَكَتِ الأَيمانُ.

وحُقُوقُ رَحِمِكَ كثيرةٌ

مُتَّصِلةٌ بقَدْرِ اتِّصالِ الرَّحِمِ في القَرابةِ،

فَأَوجبُها عليكَ

حقُّ أُمِّكَ،

ثُمَّ حَقُّ أبيكَ،

ثمَّ حَقُّ وَلَدِكَ،

ثمَّ حقُّ أخِيكَ ثمَّ

الأَقْرَبُ فَالأَقرَبُ

والأَولى فالأَولى،

ثُمَّ حقُّ مَولاكَ المُنعِمِ عليكَ،

ثُمَّ حَقّ مُولَاكَ الجارِيَةِ نِعمَتُكَ عَلَيهِ،

ثُمَّ حَقُّ ذِي المَعرُوفِ لَدَيكَ،

ثُمَّ حقُّ مُؤَذِّنِكَ بِالصّلاةِ،

پھر تیرے ماتحتوں کے تین حقوق ہیں۔

ان میں تیرے اوپر سب سے ضروری حق

تیرے ان ماتحتوں کا ہے جن کے تم حاکم ہو

پھر تیرے ان ماتحتوں کا جن کی تعلیم تیرے ذمے ہے

کیونکہ جاہل عالم کا ماتحت شمار ہوتا ہے۔

پھر تیرے ان ماتحتوں کا حق ہے جن کے تم مالک ہو

یعنی تمہارے ازواج

اور مملوکوں کا حق۔

اور تیرے رشتہ داروں کے حقوق زیادہ ہیں۔

یہ حقوق قرابت میں نزدیکی کے لحاظ سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

پس تمہارے اوپر ان میں سب سے زیادہ اہم حق

تیری ماں کا حق ہے

پھر تیرے باپ کا حق ہے،

پھر تیرے بیٹے کا حق ہے،

پھر تیرے بھائی کا حق ہے،

پھر سلسلہ وار جو زیادہ نزدیک تر

یا زیادہ حقدار ہو اس کا حق ہے۔

پھر تیرے مالک کا حق ہے جو تمہارا ولی نعمت ہے

پھر اس آزاد شدہ غلام کا حق ہے جس کے ولی نعمت تم ہو،

پھر اس کا حق ہے جس نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے۔

پھر تیری نماز کے موذن کا حق ہے،

ثُمَّ حَقُّ إمامِكَ فی صلاتِكَ،

ثُمَّ حَقُّ جَلیسِكَ

ثُمَّ حَقُّ جارِكَ،

ثُمَّ حَقُّ صاحِبِكَ،

ثُمَّ حَقُّ شریكِكَ،

ثُمَّ حَقُّ مالِكَ، ثُمَّ

حَقُّ غَریمِكَ الَّذی تُطالِبُهُ،

ثُمَّ حَقُّ غَریمِكَ الّذی یُطالِبُكَ،

ثُمَّ حَقُّ خَلیطِكَ،

ثمَّ حَقُّ خَصْمِكَ المدَّعی عَلیكَ

ثمَّ حَقُّ خَصْمِكَ الَّذی تَدَّعی عَلَیهِ،

ثُمَّ حَقُّ مُسْتَشیرِكَ،

ثُمَّ حَقُّ مُشیرِ عَلَیكَ

ثُمَّ حَقُّ مُسْتَنْصِحِكَ،

ثُمَّ حَقُّ النّاصِحِ لَكَ،

ثُمَّ حَقُّ مَنْ هوَ أكبرُ منكَ

ثُمَّ حَقُّ مَنْ هوَ أصغرُ مِنكَ،

ثُمَّ حقُّ سائِلِكَ،

ثُمَّ حَقُّ مَن سَألْتَهُ،

ثُمَّ حَقُّ مَنْ جرَی لَكَ عَلی یَدَیْهِ

مَساءَةٌ بِقولٍ أو فعِلٍ

پھر تیرے پیش امام کا حق ہے،

پھر تیرے ہمنشین کا حق ہے،

پھر تیرے ہمسایہ کا حق ہے،

پھر تیرے ساتھی کا حق ہے

پھر تیرے شریک کار کا حق ہے۔

اس کے بعد تیرے مال کا حق ہے

پھر تیرے مقروض کا حق ہے،

پھر تجھے قرض دینے والے کا حق ہے،

پھر تیرے ساتھ گھل مل جانے والے کا حق ہے،

پھر تیرے برخلاف دعویٰ کرنے والے مدعی کا حق ہے

پھر تیرے اس مخالف کا حق ہے، جس کے خلاف تم مدعی ہو،

پھر تجھ سے مشورہ لینے والے کا حق،

پھر تجھے مشورہ دینے والے کا حق ہے،

پھر تجھ سے نصیحت طلب کرنے والے کا حق ہے،

پھر تجھے نصیحت کرنے والے کا حق ہے،

پھر تم سے بڑے کا حق ہے،

پھر تم سے چھوٹے کا حق ہے،

پھر تجھ سے مانگنے والے کا حق ہے،

پھر اس کا حق ہے جس سے تم مانگتے ہو،

پھر اس کا حق ہے

جس کے قول وفعل سے تمہیں کوئی برائی پہنچے

أو مَسَرَّةٌ بِقولٍ أو فعلٍ

عَنْ تَعَمُّدٍ مِنهُ

أو غَيْرِ تعَمُّدٍ منهُ،

ثمّ حَقُّ أهلِ مِلَّتِكَ عامّةً،

ثُمَّ حَقُّ أهْلِ الذِّمَّةِ،

ثُمّ الحُقوقُ الجارِيَةُ

بِقَدْرِ عِلَلِ الأَحوالِ وتَصَرُّفِ الأسْبابِ،

فَطُوبى لِمَنْ أعانَهُ اللهُ

عَلى قَضاءِ ما أوْجَبَ عَلَيْهِ مِنْ حُقُوقِهِ

وَوفَّقَهُ

وسَدَّدَهُ

حقُّ اللهِ

فَأَمّا حَقُّ اللهِ الأَكْبَرُ عَلَيْكَ،

فَأَنْ تَعْبُدَهُ

ولَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً،

فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ بِإِخْلاصٍ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ

أَنْ يَكْفِيَكَ أَمْرَ الدُّنْيَا

وَالآخِرَةِ

ويَحْفَظَ لَكَ مَا تُحِبُّ مِنْهُمَا.

یا جس کے ارادی

یا غیر ارادی

قول و فعل سے تمھیں کوئی خوشی حاصل ہو،

پھر تمہارے سب اہل مذہب کا حق ہے،

پھر ذمیوں کا حق ہے،

پھر وہ حقوق ہیں

جو مختلف احوال و اسباب کے حساب سے وجود میں آتے ہیں۔

مبارک ہے اس کے لیے جس کی مدد اللہ نے کی

تا کہ اللہ نے اس پر اپنے جو حقوق واجب کئے ہیں وہ انہیں ادا کرے

نیز اس کے لیے جسے اللہ نے توفیق دی

اور راہ راست کی طرف اس کی رہنمائی کی۔

اللہ کا حق

تیرے اوپر اللہ کا سب سے بڑا حق یہ ہے

کہ تو اس کی عبادت کرے

اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائے۔

پس جب تو اخلاص کے ساتھ ایسا کرے تو وہ تیرے لیے اپنے اوپر لازم قرار دے گا

کہ وہ تیرے دنیوی

اور اخروی امور کی کفایت کرے

اور ان دونوں میں تجھے جو کچھ پسند ہو تیرے لیے اس کی حفاظت کرے۔

حقوق الأعضاء

٢۔ حقُّ النفسِ:

وَأَمَّا حَقُّ نَفْسِكَ عَلَيْكَ

فَأَنْ تَسْتَوْفِيَهَا فِي طَاعَةِ اللهِ،

فَتُؤَدِّيَ إِلَى لِسَانِكَ حَقَّهُ،

وَإِلَى سَمْعِكَ حَقَّهُ،

وَإِلَى بَصَرِكَ حَقَّهُ،

وإلى يَدِكَ حَقَّهَا،

وَإِلَى رِجْلِكَ حَقَّهَا،

وَإِلَى بَطْنِكَ حَقَّهُ،

وَإِلَى فَرْجِكَ حَقَّهُ،

وَتَسْتَعِينَ بِاللهِ عَلَى ذَلِكَ۔

٣۔ حقُّ اللِّسَانِ:

وَأَمَّا حَقُّ اللِّسَانِ:

فَإِكْرَامُهُ عَنِ الْخَنَا،

وَتَعْوِيدُهُ الْخَيْرَ

وَتَرْكُ الْفُضُولِ الَّتِي لَا فَائِدَةَ لَهَا،

وَالْبِرُّ بِالنَّاسِ

وَحُسْنُ الْقَوْلِ فِيهِمْ،

وَحَمْلُهُ عَلَى الْأَدَبِ،

وَإِجْمَامُهُ إِلَّا لِمَوْضِعِ الْحَاجَةِ

۲۔ جان کا حق

تیری جان کا حق یہ ہے کہ

تو اسے مکمل طور پر اللہ کی اطاعت میں لگا دو۔

پس تو اپنی زبان کو اس کا حق دو،

تیری کان کو اس کا حق دو،

تیری آنکھ کو اس کا حق دو

تیرے ہاتھ کو اس کا حق دے دو،

تیرے پاؤں کو اس کا حق دو،

تیرے پیٹ کو اس کا حق دو

اور تیری شرمگاہ کو اس کے حق سے نوازو۔

اس سلسلے میں ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

۳۔ زبان کا حق

رہا زبان کا حق تو وہ یہ ہے کہ

اسے بدزبانی سے محفوظ رکھا جائے،

اسے نیکی کا خوگر بنایا جائے،

بے فائدہ اور غیر ضروری باتوں کو ترک کیا جائے،

لوگوں کے ساتھ نیکی کی جائے

اور ان کے بارے میں اچھی بات کی جائے،

اسے ادب سکھائی جائے،

جہاں ضرورت نہ ہو

والمَنْفَعَةِ لِلدِّينِ وَالدُّنْيَا،

وَإِعْفَاؤُهُ مِنَ الفُضُولِ القَلِيلَةِ الفَائِدَةِ

الَّتِي لاَ يُؤْمَنُ ضَرَرُهَا

مَعَ قِلَّةِ عَائِدَتِها،

وَبُعدِ شَاهِدِ العَقلِ وَالدَّلِيلِ عَلَيْهِ،

وَتَزَيُّنُ العَاقِلِ بِعَقْلِهِ

حُسْنُ سِيرَتهِ فِي لِسَانِهِ

وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاّ بِاللهِ.

٤ـ حَقُّ السَّمعِ:

وَأَمَّا حَقُّ السَّمْعِ

فَتنْزِيهُهُ عَنْ سَمَاعِ الغِيبَةِ،

وَسَمَاعِ مَا لا يَحِلُّ سَمَاعُهُ

وَتَنْزِيهُهُ

(عن) أَنْ تَجْعَلَهُ طَرِيقاً إِلَى قَلْبِكَ

إِلاَّ لِفَوْهَةٍ كَرِيمَةٍ تُحدِثُ فِي قَلْبِكَ خَيراً

أَوْ تَكْسِبُ بِهِ خُلقاً كَرِيماً

فَإِنَّهُ بَابُ الكَلامِ إِلَى القَلْبِ

يُؤَدِّي إِلَيْهِ ضُرُوبَ المَعَانِي

عَلَى مَا فِيها مِنْ خَيرٍ

أَوْ شَرٍّ،

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

اور دین و دنیا کا فائدہ نہ ہو وہاں اس کو لگام دیا جائے۔

اسے ان قلیل الفائدہ زائد باتوں سے محفوظ رکھا جائے

جن سے نقصان کا اندیشہ ہو،

جن کا فائدہ کم ہو

اور ان پر مضبوط عقلی دلیل نہ ہو۔

عاقل کی عقل اس کے لیے تب باعث زینت ہے

جب وہ اپنی زبان کا صحیح استعمال کرے۔

کوئی قدرت اور طاقت نہیں مگر اللہ کے ساتھ۔

۴۔ کان کا حق

کان کا حق یہ ہے کہ

اسے غیبت سننے سے پاک رکھا جائے

اور ان چیزوں کو سننے سے محفوظ رکھا جائے جن کو سننا جائز نہیں۔

اسے پاک رکھنے کا طریقہ یہ ہے

کہ آپ اسے دل تک رسائی کا راستہ قرار نہ دیں

مگر کسی پسندیدہ زبان کے لیے جو تیرے دل میں کوئی اچھائی پیدا کرے

یا اس سے اخلاق کریمہ (اچھا اخلاق) کسب (حاصل) کرے

کیونکہ کان بات کو دل تک پہنچانے کا دروازہ ہے۔

یہ مختلف معانی و مفاہیم کو دل تک پہنچاتا ہے

خواہ ان میں اچھائی ہو

یا برائی۔

اور نہیں کوئی قدرت اور طاقت مگر اللہ کے ساتھ۔

۵۔ حَقُّ البَصَرِ:

وَأَمّا حَقُّ البَصَرِ

فَغَضُّهُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَكَ

وتَرْكُ ابتِذالِهِ إلّا لِمَوضِعِ عِبْرَةٍ

تَسْتَقْبِلُ بِهَا بَصَراً

أَوْ تَسْتَفِيدُ بِهَا عِلْماً،

فَإِنَّ البَصَرَ بَابُ الاِعْتِبَارِ۔

۶۔ حَقُّ الرِّجْلِ:

وَحَقُّ رِجْلَيْكَ

أَنْ لَا تَمْشِيَ بِهِمَا إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَكَ،

فَفِيهِمَا تَقِفُ عَلَى الصِّرَاطِ،

فَانْظُرْ

أَنْ لَا يَزِلّا بِكَ

فَتَتَرَدّى فِي النَّارِ۔

۷۔ حَقُّ اليَدِ:

وحَقُّ يَدِكَ

أَنْ لَا تَبْسُطَهَا

إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَكَ،

فَتَنالَ بِمَا تَبْسُطُهَا إِلَيْهِ

مِنَ اللهِ العُقُوبَةَ فِي الآجِلِ،

وَمِنَ النَّاسِ اللائِمَةَ فِي العَاجِلِ،

وَلا تَقْبِضَهَا عَمَّا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهَا،

۵۔ آنکھ کا حق

آنکھ کا حق

اسے ان چیزوں سے بچانا ہے جو تیرے لیے حلال نہ ہوں

نیز اسے ان جگہوں سے دور رکھنا ہے جہاں عبرت کا سامان نہ ہو،

ایسی عبرت جو تیری آنکھ کھول دے

یا تجھے کسی علم سے آشنا کرے

کیونکہ آنکھ حصول عبرت کا دروازہ ہے۔

٦۔ پیروں کا حق

تیری دونوں ٹانگوں کا حق یہ ہے

کہ تو ان دونوں کے ذریعے ایسی جگہ مت جاؤ جو تیرے لیے حلال نہ ہو

کیونکہ ان دونوں کے ذریعے تم صراط پر کھڑے ہو جاؤ گے۔

پس یہ خیال رکھو

کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں پھسل کر تجھے گرا دیں

پھر تو جہنم میں لڑھک جائو۔

۷۔ ہاتھ کا حق

ہاتھ کا حق یہ ہے

کہ تو اسے ناجائز چیز کی طرف دراز نہ کرو

تاکہ جس چیز کی طرف ہاتھ بڑھاؤ

اس کی وجہ سے تمہیں

آخرت میں خدا کا عقاب سہنا پڑے

اور اس دنیا میں لوگوں کی ملامت سے دوچار ہونا پڑے۔

اللہ نے ہاتھ پر جو کچھ واجب کیا ہے اس سے ہاتھ مت روکو

وَلَكِنْ تُوَقِّرَهَا

بِقَبْضِهَا عَنْ كَثِيرٍ مِمَّا لَا يَحِلُّ لَهَا،

وَبَسْطِهَا إِلَى كَثِيرٍ

مِمَّا لَيْسَ عَلَيْهَا،

فَإِذَا هِيَ قَدْ عُقِلَتْ وَشَرُفَتْ فِي الْعَاجِلِ،

وَوَجَبَ لَهَا حُسْنُ الثَّوَابِ مِنَ اللهِ فِي الْآجِلِ.

٨ـ حَقُّ الْبَطْنِ:

وَحَقُّ بَطْنِكَ

أَنْ لَا تَجْعَلَهُ وُعَاءً لِقَلِيلٍ مِنَ الْحَرَامِ

وَلَا لِكَثِيرٍ،

وَأَنْ تَقْتَصِدَ لَهُ فِي الْحَلَالِ،

وَلَا تُخْرِجَهُ مِنْ حَدِّ التَّقْوِيَةِ إِلَى حَدِّ التَّهْوِينِ

وَذَهَابِ الْمُرُوءَةِ،

فَإِنَّ الشَّبَعَ الْمُنْتَهِيَ بِصَاحِبِهِ إِلَى السُّكْرِ

مَسْخَفَةٌ

وَمَجْهَلَةٌ

وَمُذْهِبَةٌ لِلْمُرُوءَةِ.

٩ـ حَقُّ الْفَرْجِ:

وَحَقُّ فَرْجِكَ

أَنْ تُحْصِنَهُ عَنِ الزِّنَى،

وَتَحْفَظَهُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَكَ،

وَالْاسْتِعَانَةُ عَلَيْهِ بِغَضِّ الْبَصَرِ،

بلکہ اس ہاتھ کا احترام برقرار رکھو

اس پر حرام بہت سی چیزوں سے اسے روک کر

اور (بہتر امور) جو (اگرچہ) اس پر واجب نہ ہوں

کی طرف زیادہ سے زیادہ ہاتھ بڑھا کر۔

پس جب ہاتھ پابند ہو جائے تو دنیا میں اس کی توقیر ہو گی

اور آخرت میں اسے اللہ کی طرف سے اچھا بدلہ ضرور ملے گا۔

۸۔ پیٹ کا حق

پیٹ کا حق یہ ہے

کہ تو اسے حرام کا ظرف قرار نہ دو خواہ وہ حرام کم ہو

یا زیادہ۔

پیٹ کے معاملے میں حلال امور میں میانہ روی اختیار کرو۔

اسے تقویت بدن کی حد سے نکال کر رسوائی

اور بے عزتی کی حد تک نہ لے جاؤ

کیونکہ وہ شکم پری جو کھانے والے کو مست

اور مدہوش کر دے،

عقل کی کمزوری

اور بے علمی کی باعث ہے نیز آدمیت و غیرت کو ختم کرتی ہے

۹۔ شرمگاہ کا حق

تیری شرمگاہ کا حق یہ ہے

کہ تو اسے زنا سے بچاؤ،

تیرے اوپر حرام امور سے اسے محفوظ رکھو

اور اسے قابو میں رکھنے کے لیے اپنی نگاہ کو حرام امور سے روکو

فَإِنّهُ مِنْ أَعْوَنِ الأَعْوان،

وَضَبْطُهُ إِذا هَمَّ بِالجُوعِ

والظَّمَإِ،

وَ كَثْرَةِ ذِكْرِ المَوْتِ

وَالتَّهَدُّدِ لِنَفْسِكَ بِاللهِ

حقوقُ الأفعالِ

١٠ ـ حقُّ الصلاةِ:

فأمّا حَقُّ الصّلاةِ:

فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّها وِفادَةٌ إلى اللهِ

وَأنَّك قائِمٌ بِها بَينَ يَدَى اللهِ

فَإذا عَلِمتَ ذلِكَ كُنْتَ خَلِيقاً

أَنْ تَقُومَ فِيها مَقامَ الذَّلِيلِ

الرّاغِبِ،

الرّاهِبِ

الخَائِف

الرّاجِي،

المِسْكِينِ

المُتَضَرِّعِ،

المُعَظِّمِ

مَنْ قامَ بَينَ يَدَيهِ

بِالسّكُونِ

کیونکہ یہ سب سے بڑا مددگار ہے۔

نیز اس کی خواہش کو لگام دو بھوک

اور پیاس کے ذریعے،

کثرت سے موت کو یاد کر کے،

نفس کو اللہ سے ڈرا کر

افعال و اعمال کے حقوق

۱۰۔ نماز کا حق

نماز کا حق یہ ہے

کہ تم اسے اللہ کی بارگاہ میں حاضری اور روانگی جانو

اور یہ سمجھو کہ نماز کے وقت تم اللہ کے سامنے کھڑے ہو۔

پس جب تم یہ سمجھو گے تو تم اس بات کے اہل بنو گے

کہ نماز میں تم اس کے سامنے ایک ایسے ذلیل

متواضع بندے کی طرح کھڑے ہو

جس کا دل اللہ کی طرف ہو،

جو اس سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہو،

جس کی امید اللہ سے وابستہ ہو،

اس کے آگے خود کو فقیر

و مسکین سمجھتا ہو،

اس کے آگے عاجزی سے دعا کرتا ہو

اور جس کے آگے کھڑا ہے اس کی تعظیم کرتا ہو

سکون کے ساتھ،

وَالإِطْراقِ

وَخُشُوعِ الأَطْرافِ

وَلِينِ الجَناحِ،

وَحُسْنِ المُناجاةِ لَهُ فى نَفْسِهِ،

وَالطَّلَبِ إِلَيهِ فى فَكاكِ رَقَبَتِكَ

الَّتى أَحاطَتْ بِها خَطِيئَتُكَ

وَاسْتَهْلَكَتْها ذُنوبُكَ،

وَلا قُوَّةَ إِلاّ بِاللهِ.

١١ـ حَقُّ الصَّوْمِ:

وَحَقُّ الصَّوْمِ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ حِجابٌ ضَرَبَهُ اللهُ عَلى لِسانِكَ

وَسَمْعِكَ

وَبَصَرِكَ

وفَرْجِكَ

وبَطنِكَ

لِيَسْتُرَكَ بِهِ مِنَ النّارِ،

فَإِنْ تَرَكْتَ الصَّوْمَ

خَرَقْتَ سِتْرَ اللهِ عَلَيْكَ

وهكَذا جاءَ فِي الحَدِيثِ:

الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النّارِ،

فَإِنْ سَكَنَتْ أَطْرافُكَ فِي حَجَبَتِها

رَجَوْتَ أَنْ تَكُونَ مَحْجُوباً،

سر جھکا کر،

آنکھیں نیچی کر کے،

پہلوئوں کو ڈھیلا چھوڑ کر انکساری سے

اور اللہ کے ساتھ اچھے انداز میں باطنی راز و نیاز کے ساتھ۔

اور طلب کرو اللہ سے کہ وہ تیری گردن کو آزاد کر دے

جسے تیری خطائوں نے ڈھانپ رکھا ہے

اور تیرے گناہوں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی بدولت۔

۱۱۔ روزے کا حق:

روزے کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو کہ یہ ایک پردہ ہے جسے اللہ نے تیری زبان،

تیرے کان،

تیری آنکھ،

تیری شرمگاہ

اور تیرے پیٹ کے سامنے لٹکا دیا ہے

تا کہ وہ اس پردے کے ذریعے تجھے آگ سے بچائے

پس اگر تم روزہ ترک کرو گے

تو گویا تو نے اللہ کے اس پردے کو چاک کیا۔

حدیث میں یوں آیا ہے:

"روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔"

پس اگر تیری آنکھیں اپنے حجاب کی اوٹ میں پر سکون رہیں

تو امید ہے کہ تم پردے کے اندر محفوظ رہو گے۔

وَإِنْ أَنْتَ تَرَكْتَهَا تَضْطَرِبُ فِي حِجَابِهَا

وَتَرْفَعُ جَنَبَاتِ الْحِجَابِ،

فَتَطَّلِعُ إِلى مَا لَيْسَ لَهَا

بِالنَّظْرَةِ الدَّاعِيَةِ لِلشَّهْوَةِ

وَالْقُوَّةِ الْخَارِجَةِ عَنْ حَدِّ التَّقِيَّةِ لِلّهِ،

لَمْ تَأْمَنْ

أَنْ تَخْرِقَ الْحِجَابَ

وَتَخْرُجَ مِنْهُ.

١٢ ـ حَقُّ الْحَجِّ:

وَحَقُّ الْحَجِّ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ وِفَادَةٌ إِلى رَبِّكَ

وَفِرَارٌ إِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِكَ

وَبِهِ قَبُولُ تَوْبَتِكَ،

وَقَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي أَوْجَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ.

١٣ ـ حَقُّ الصَّدَقَةِ:

وَحَقُّ الصَّدَقَةِ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا ذُخْرُكَ عِنْدَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ،

وَوَدِيعَتُكَ الَّتِي

لا تَحْتَاجُ إِلَى الإِشْهَادِ عَلَيْهَا،

فَإِذَا عَلِمْتَ ذٰلِكَ

كُنْتَ بِمَا اسْتَوْدَعْتَهُ سِرّاً أَوْثَقَ

بِمَا اسْتَوْدَعْتَهُ عَلانِيَةً

لیکن اگر تم انہیں پردے کے اندر مضطرب و بے چین رکھو گے

اور وہ پردے کے کناروں کو اوپر اُٹھاتی رہیں

تو وہ ناشائستہ چیزوں کو دیکھیں گی

شہوت آمیز نگاہ کے ساتھ

اور خوف خدا کی حدوں سے خارج قوت کے ساتھ،

تو اس صورت میں خطرہ ہے

کہ تم پردے کو چاک کر کے

اس سے خارج ہو جاؤ گے۔

۱۲۔حج کا حق

حج کا حق یہ ہے

کہ تم اسے اللہ کی بارگاہ میں حاضری

اور اپنے گناہوں سے بھاگ کر اس کے پاس پناہ ڈھونڈنے کی کوشش سمجھو

اور یہ جان لو کہ اس کے باعث تیری توبہ قبول ہو گی

اور وہ فرض ادا ہو گا جو اللہ نے تجھ پر واجب کیا ہے۔

۱۳۔صدقہ کا حق

صدقہ کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو کہ وہ اللہ عزو جل کے پاس تیرا محفوظ ذخیرہ ہے

اور وہ امانت ہے

جس پر کسی کو گواہ ٹھہرانے کی ضرورت نہیں۔

جب تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے

تو تمہارا اعتماد اس امانت پر جسے تم نے چھپا کر دیا ہے زیادہ ہو گا

بہ نسبت اس امانت کے جسے تم نے اعلانیہ دیا ہے

وَتَعْلَمُ أَنَّهَا تَدْفَعُ

الْبَلَايَا وَالْأَسْقَامَ عَنْكَ فِي الدُّنْيَا

وَتَدْفَعُ عَنْكَ النَّارَ فِي الْآخِرَةِ،

ثُمَّ لَمْ تَمْتَنَّ بِهَا عَلَى أَحَدٍ لِأَنَّهَا لَكَ،

فَإِذَا امْتَنَنْتَ بِهَا

لَمْ تَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ بِهَا مِثْلَ تَهْجِينِ حَالِكَ مِنْهَا

إِلَى مَا مَنَنْتَ بِهَا عَلَيْهِ

لِأَنَّ فِي ذَلِكَ دَلِيلاً عَلَى أَنَّكَ لَمْ تُرِدْ نَفْسَكَ بِهَا،

وَلَوْ أَرَدْتَ نَفْسَكَ بِهَا لَمْ تَمْتَنَّ بِهَا عَلَى أَحَدٍ.

١٤- حَقُّ الْهَدْيِ:

وَأَمَّا حَقُّ الْهَدْيِ:

فَأَنْ تُخْلِصَ بِهِ الْإِرَادَةَ إِلَى رَبِّكَ

وَالتَّعَرُّضَ لِرَحْمَتِهِ

وَقَبُولِهِ،

وَلَا تُرِيدَ عُيُونَ النَّاظِرِينَ دُونَهُ،

فَإِذَا كُنْتَ كَذَلِكَ

لَمْ تَكُنْ مُتَكَلِّفاً

وَلَا مُتَصَنِّعاً،

وَكُنْتَ إِنَّمَا تَقْصِدُ إِلَى اللهِ.

وَاعْلَمْ

أَنَّ اللهَ يُرَادُ بِالْيَسِيرِ وَلَا يُرَادُ بِالْعَسِيرِ

كَمَا أَرَادَ بِخَلْقِهِ التَّيْسِيرَ وَلَمْ يُرِدْ بِهِمِ التَّعْسِيرَ.

اور (اس کا ایک حق) یہ ہے کہ تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے

کہ صدقہ دنیا میں تجھ سے بلائوں اور بیماریوں کو

نیز آخرت میں تجھ سے آگ کو دور رکھتا ہے۔

پھر کسی پر اس کا حسان نہ جتاؤ کیونکہ یہ تیرے لیے ہے۔

اگر تم اس کا احسان جتاؤ گے

تو تم اس بات سے مصون نہیں ہو

کہ اس منت جتانے کی وجہ سے خود تمہاری تحقیر ہو جائے۔

کیوں کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تم نے صدقہ کے ذریعے اپنی بھلائی نہیں چاہی۔

اگر تم اس کے ذریعے اپنی بھلائی کے طلبگار ہوتے تو تم کسی پر اس کا احسان نہ جتاتے۔

۱۴۔ قربانی کا حق

قربانی کا حق یہ ہے

کہ تم اس کے ذریعے اللہ کے ساتھ اپنا ارادہ خالص کر لو،

سچے دل سے اس کی رحمت

و قبولیت کے طالب ہو جائو۔

اللہ کے علاوہ کسی کے لئے دکھاوے کی خواہش نہ کرو۔

جب تمہاری یہ حالت ہو جائے تو پھر

نہ تمہیں ظاہر برداری کی زحمت اٹھانا ہو گی

نہ تصنع اور دکھاوے کی ضرورت پیش آئے گی

اور تمہارا مقصود صرف اللہ ہو گا۔

جان لو کہ

اللہ تک رسائی کا ذریعہ آسان ہے مشکل نہیں۔

جس طرح وہ اپنی مخلوق کے لیے آسانی چاہتا ہے صعوبت نہیں

وَ كَذلِكَ التَّذَلُّلُ

أَوْلَى بِكَ مِنَ (التَّدَهْقُنِ)

لِأَنَّ الْكُلْفَةَ

وَالْمَئُونَةَ فِي (الْمُتَدَهْقِنِينَ)

فَأَمَّا التَّذَلُّلُ

وَالتَّمَسْكُنُ

فَلاَ كُلْفَةَ فِيهِمَا

وَلاَ مَئُونَةَ عَلَيْهِمَا،

لِأَنَّهُمَا الْخِلْقَةُ،

وَهُمَا مَوْجُودَانِ فِي الطَّبِيعَةِ

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

حقوقُ الأَئِمَّةِ

١٥ ـ حَقُّ السُّلْطَانِ:

وَحَقُّ السُّلْطَانِ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّكَ جُعِلْتَ لَهُ فِتْنَةً،

وَأَنَّهُ مُبْتَلىً فِيكَ بِمَا جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنَ السُّلْطَانِ،

وَأَنْ تُخْلِصَ لَهُ فِي النَّصِيحَةِ،

وَأَنْ لاَ تُمَاحِكَهُ،

وَقَدْ بُسِطَتْ يَدُهُ عَلَيْكَ

فَتَكُونَ سَبَبَ هَلاَكِ نَفْسِكَ

وَهَلاَكِهِ

وَتَذَلَّلَ

اسی طرح فروتنی وعاجزی

چودھراہٹ سے بہتر ہے

کیوں‌کہ چودھراہٹ میں مشقت

اور زحمت ہے۔

اس کے برعکس عاجزی

وفقر کا راستہ اختیار کرنے میں

کوئی زحمت نہیں

اور نہ کچھ خرچ ہوتا ہے

کیوں‌کہ یہ دونوں فطری ہیں

اور انسان کی طبیعت کا حصہ ہیں۔

نہیں کوئی طاقت مگر اللہ کی بدولت۔

پیشوائوں کے حقوق

۱۵۔ حکمران کا حق

حکمران کا حق یہ ہے

کہ تم یہ جان لو کہ تمہیں اس کے لیے آزمائش قرار دیا گیا ہے

اور یہ کہ اللہ نے اسے اقتدار دے کر تمہارے ذریعے آزمایا ہے

اور یہ کہ تم اخلاص کے ساتھ اس کو نصیحت کرو

اور یہ کہ تم اس کے ساتھ جھگڑا نہ کرو

کیونکہ اسے تیرے اوپر تسلط حاصل ہے،

پس یہ تمہاری

اور اس کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔

تم فروتنی

وَلاَ تُعَازِّهِ

وَلاَ تُعَانِدْهُ

فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ عَقَقْتَهُ

وَعَقَقْتَ نَفْسَكَ،

فَعَرَّضْتَهَا لِمَكْرُوهِ

وَعَرَّضْتَهُ لِلْهَلَكَةِ فِيكَ،

وَكُنْتَ خَلِيقاً أَنْ تَكُونَ مُعِيناً لَهُ عَلَى نَفْسِكَ

وَشَرِيكاً لَهُ فِيمَا أَتَى إِلَيْكَ مِنْ سُوءٍ.

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

١٦ ـ حَقُّ الْمُعَلِّمِ:

وَحَقُّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ

التَّعْظِيمُ لَهُ

وَالتَّوْقِيرُ لِمَجْلِسِهِ

وَحُسْنُ الاِسْتِمَاعِ إِلَيْهِ

وَالإِقْبَالُ عَلَيْهِ،

وَأَنْ لاَ تَرْفَعَ عَلَيْهِ صَوْتَكَ

وَلاَ تُجِيبَ أَحَداً

يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ هُوَ الَّذِي يُجِيبُ،

وَلاَ تُحَدِّثَ فِي مَجْلِسِهِ أَحَداً

وَلاَ تَغْتَابَ عِنْدَهُ أَحَداً،

وَأَنْ تَدْفَعَ عَنْهُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَكَ بِسُوءٍ

وَأَنْ تَسْتُرَ عُيُوبَهُ

وَتُظْهِرَ مَنَاقِبَهُ

تم اس کے ساتھ مخاصمت

اور دشمنی نہ کرو

کیونکہ اگر تم ایسا کروگے تو یہ اس کے

اور تمہارے استخفاف کا باعث ہوگا۔

اس طرح تم اپنی جان کو سختی میں

اور اسے اپنے ذریعے ہلاکت میں ڈالوگے

یہ خود تمہارے خلاف تمہاری طرف سے اس کی مدد ہوگی

اور (اس کے ذریعے) تمہیں پہنچنے والی برائی میں تم اس کے شریک ہوگے۔

کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی بدولت۔

۱۶۔ معلم کا حق

تیرے معلم کا حق یہ ہے

کہ اس کی تعظیم کی جائے،

اس کی محفل کا احترام ملحوظ رکھا جائے

اور اس کی بات اچھی طرح سنی جائے

اور اُس (کی بات) کو قبول کیا جائے

اور یہ کہ تو اس کے پاس اپنی آواز بلند نہ کرو،

نیز جب کوئی شخص استاد سے کوئی سوال کرے جس کا جواب استاد نے دینا ہے

تو اس سائل کو تم جواب نہ دو،

اس کے پاس کسی کی غیبت نہ کرو،

جب تیرے پاس اس کی برائی بیان کی جائے

تو تم اس کی صفائی پیش کرو،

تم اس کے عیوب کو چھپاؤ،

اس کی اچھائیوں کو ظاہر کرو،

وَلا تُجالِسَ عَدُوَّهُ،

وَلاَ تُعَادِيَ لَهُ وِلِيّاً،

فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ شَهِدَتْ لَكَ مَلائِكَةُ اللهِ

بِأَنَّكَ قَصَدْتَهُ

وَتَعَلَّمْتَ عِلْمَهُ لِلّهِ عَزَّ وَجَلَّ لاَ لِلنَّاسِ۔

١٧۔ حَقُّ المَالِكِ:

وَأَمَّا حَقُّ سَائِسِكَ بِالمُلْكِ

فَنَحْوٌ مِنْ سَائِسِكَ بِالسَّلْطَانِ،

إلاَّ أَنَّ هَذَا يَمْلِكُ مَا لاَ يَمْلِكُهُ ذَاكَ،

تَلْزَمُكَ طَاعَتُهُ فِيمَا دَقَّ وَجَلَّ مِنْكَ،

إلاَّ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ وجُوبِ حَقِّ اللهِ،

وَيَحُولَ بَيْنَكَ

وَبَيْنَ حَقِّهِ

وَحُقُوقِ الخَلْقِ

فَإِذَا قَضَيْتَهُ

رَجَعْتَ إِلَى حَقِّهِ

فَتَشَاغَلْتَ بِهِ

وَلاَ قُوَّةَ إلاَّ بِاللهِ۔

حُقُوقُ الرَّعِيَّةِ

١٨۔ حَقُّ الرَّعِيَّةِ:

وَحَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالسَّلْطَانِ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُمْ صَارُوا رَعِيَّتَكَ لِضَعْفِهِمْ

اس کے دشمن سے مجالست مت رکھو

اور اس کے دوست سے عداوت مت رکھو۔

جب تو ایسا کرو گے تو اللہ کے فرشتے تیرے حق میں گواہی دیں گے

کہ تو نے اللہ عزو جل کی خاطر اس کا ارادہ

اور اس سے علم حاصل کیا اللہ کے لئے نہ کہ لوگوں کی خاطر۔

۱۷۔ مالک کا حق

رہا تیرے مالک کا حق

تو وہ تیرے حکمران سے مشابہ ہے

مگر یہ کہ مالک کو وہ اختیار حاصل ہے جو حکمران کو حاصل نہیں۔

ہر چھوٹے بڑے معاملے میں تجھ پر اس کی اطاعت لازم ہے

مگر یہ کہ وہ تجھے اللہ کے واجب حق کے دائرے سے خارج کرے

یعنی وہ حائل ہو جائے ایک طرف سے تیرے حق

اور دوسری طرف سے اللہ کے حق اور

بندوں کے حقوق کے درمیان۔

پس جب تم پہلے اسے (اللہ کے واجب حق کو) ادا کر لو

تو اس کے بعد اس (مالک) کے حق کی طرف پلٹو

اور اسے انجام دو۔

کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی بدولت سے

ماتحتوں کے حقوق

۱۸۔ ماتحتوں کا حق

تیرے ان ماتحتوں (جن کے تم حاکم ہو) کا حق یہ ہے

کہ تم یہ جان لو کہ وہ اپنی کمزوری

وَقُوَّتِكَ،

فَيَجِبُ أَنْ تَعْدِلَ فِيهِمْ

وَتكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ،

وَتَغْفِرَ لَهُمْ جَهْلَهُمْ

وَلَا تُعَاجِلَهُمْ بِالْعُقُوبَةِ

وَتَشْكُرَ اللهَ

عَلىَ مَا آتَاكَ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَيْهِمْ.

١٩ـ حَقُّ الرّعِيَّةِ بِالْعِلْمِ:

وَأَمَّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالْعِلْمِ:

فَأَنْ تَعْلَمَ

أَنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَكَ لَهُمْ خَازِناً

فِيمَا آتَاكَ مِنَ الْعِلْمِ،

وَوَلَّاكَ مِنْ خِزَانَةِ الْحِكْمَةِ،

فَإِنْ أَحْسَنْتَ فِيمَا وَلَّاكَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ

وقُمْتَ بِهِ لَهُمْ مَقَامَ الْخَازِنِ

الشَّفِيقِ

النَّاصِحِ لِمَوْلَاهُ فِى عَبِيدِهِ،

الصَّابِرِ

الْمُحْتَسِبِ

الَّذِى إِذَا رَأَى ذَا حَاجَةٍ

أَخْرَجَ لَهُ مِنَ الأَمْوَالِ الَّتى فِى يَدَيهِ

كُنْتَ رَاشِداً

وَكُنْتَ لِذَلِكَ آمِلًا

اور تیری قوت کے باعث تیرے ماتحت بنے ہیں۔

پس یہ واجب ہے کہ تم ان کے درمیان عدل سے کام لو

اور ان کے لیے رحم دل باپ کی طرح بن جاؤ،

ان کی غیر معقول باتوں سے درگزر کرو،

ان کو سزا دینے میں جلدی نہ کرو

اور اللہ نے تجھے ان پر جو غلبہ عطا کیا ہے

اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

۱۹۔ شاگردوں کا حق

تیرے شاگردوں کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو

کہ اللہ نے تجھے جو علم عطا کیا ہے

اس میں اللہ نے تجھے ان کا خزانچی بنایا ہے

اور تمہیں خزانہ حکمت کی ذمہ داری سونپی ہے۔

پس اگر تم نے اس علمی ذمہ داری کو جو اللہ نے تجھے سونپی ہے اچھی طرح سے نبھا

اور تو نے اس کے ذریعے ان کے لیے ایک ایسے خرانچی کا کردار ادا کیا

جو اپنے آقا کے لیے اس کے غلاموں کے معاملے میں شفیق،

خیر خواہ،

صابر

اور قانع ہو

اور جب کسی محتاج کو دیکھے

تو اپنے پاس موجود اموال میں سے اسے دے دیتا ہو۔

اگر ایسا ہوا تو پھر تم راہ راست کے راہی قرار پاؤ گے

نیز تم اس کے متمنی

مُعْتَقِداً

وَإِلاَّ كُنْتَ لَهُ خَائِناً

وَلِخَلْقِهِ ظَالِماً

(وَكَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

أَنْ يَسْلُبَكَ الْعِلْمَ

وَبَهَاءَهُ

وَيُسْقِطَ مِنَ الْقُلُوبِ مَحَلَّكَ)

٢٠ ـ حَقُّ الزَّوْجَةِ:

وَحَقُّ الزَّوْجَةِ

أَنْ تَعْلَمَ

أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَهَا لَكَ سَكَناً

وَأُنْساً

وَتَعْلَمَ اَنَّ ذٰلِكَ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى عَلَيْكَ

فَتُكْرِمَهَا

وَتَرْفُقَ بِهَا

وَإِنْ كَانَ حَقُّكَ عَلَيْهَا أَوْجَبَ

فَإِنَّ لَهَا عَلَيْكَ

أَنْ تَرْحَمَهَا لِأَنَّهَا أَسِيرُكَ

وَتُطْعِمَهَا

وَتَكْسُوَهَا

فَإِذَا جَهِلَتْ عَفَوْتَ عَنْهَا ـ

٢١ ـ حَقُّ الْمَمْلُوكِ:

وَحَقُّ مَمْلُوكِكَ

اور معتقد ہو جاؤ گے۔

اگر ایسا نہ ہوا تو تم اس کے خائن

اور اس کی مخلوق پر ظلم کرنے والے بن جاؤ گے۔

(پھر اللہ تعالی پر لازم ہو گا کہ وہ

تیرا علم

اور اس کی عمدگی چھین لے

اور دلوں سے تیرے مرتبہ و مقام کو ختم کر دے۔)

۲۰۔ بیوی کا حق

بیوی کا حق یہ ہے

کہ تم یہ جان لو

کہ اللہ عزوجل نے اسے تیرے لیے رحمت

و سکون کا باعث قرار دیا ہے

اور یہ جان لو کہ یہ تمہارے حق میں اللہ تعالی کی ایک نعمت ہے

تا کہ تم اس کا احترام برقرار رکھو

اور اس سے نرمی و مہربانی برتو

اگر چہ اس کے اوپر تمہارا حق زیادہ اہم اور واجب ہے۔

اسے تمہارے اوپر یہ حق حاصل ہے

کہ تم اس پر رحم کرو کیوں کہ وہ تیرے ہاں اسیر ہے

اور یہ کہ تم اسے خوراک

اور لباس فراہم کرو

اور جب اس سے کوئی نادانی ہو جائے تو اسے معاف کر دو۔

۲۱۔ غلام کا حق

تیرے غلام کا حق یہ ہے

أَنْ تَعْلَمَ

أَنَّهُ خَلْقُ رَبِّكَ،

وَأَبْنُ أَبِيكَ

وَأَمِّكَ

ولَحْمُكَ

ودَمُكَ،

لَمْ تَمْلِكْهُ لِأَنَّكَ صَنَعْتَهُ دُونَ اللهِ تَعَالَى

وَلاَ خَلَقْتَ شَيئاً مِنْ جَوَارِحِهِ

وَلاَ أَخْرَجْتَ لَهُ رِزقاً.

وَلَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاكَ ذلِكَ

ثُمَّ سَخَّرَهُ لَكَ،

وَائْتَمَنَكَ عَلَيْهِ

وَاسْتَوْدَعَكَ إِيَّاهُ

لِيَحْفَظَ لَكَ مَا تَأْتِيهِ مِنَ الخَيْرِ إِلَيْهِ،

فَأَحْسِنْ إِلَيهِ كَمَا أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ

وَإِنْ كَرِهْتَهُ اسْتَبْدَلْتَ بِهِ

وَلَمْ تُعَذِّبْ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حقوق الرَّحِم

٢٢ ـ حَقُّ الأُمِّ:

فَحَقُّ أُمِّكَ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا حَمَلَتْكَ

کہ تم جان لو کہ

اسے بھی تیرے رب نے بنایا ہے،

وہ تیرے ہی باپ

اور تیری ہی ماں (آدم وحوا) کا بیٹا ہے۔

وہ تیرا ہی گوشت

اور خون ہے۔

تم اس کے مالک اس لیے نہیں ہوئے کہ اسے خدا نے نہیں بلکہ تم نے بنایا ہو۔

تم نے اس کے اعضاء وجوارح میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بنایا

اور نہ تم نے اس کے لیے کسی قسم کے رزق کا اہتمام کیا

بلکہ اللہ عزوجل نے تیرے لیے اس کا بندوبست فرمایا

پھر اسے تیرے اختیار میں دے دیا، ت

جھے اس کا امین بنایا

اور اسے تیری امانت میں دے دیات

اکہ وہ تمہارے ان اموال کی حفاظت کرے جنہیں تو نے اس کے حوالے َ

پس اس کے ساتھ نیکی کرو جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے۔

اگر تجھے وہ ناپسند ہو تو اسے تبدیل کر دو

اور اللہ عزوجل کی مخلوق کو سزا و تکلیف نہ دو۔

رشتہ داروں کے حقوق

۲۲۔ماں کا حق

تیری ماں کا حق یہ ہے

کہ تم یہ جان لو کہ اس نے تجھے (اپنے بطن میں) اٹھایا

حَيْثُ لا يَحْمِلُ أَحَدٌ أحداً

وَأَطعَمَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا

مَا لا يُطْعِمُ أَحَدٌ أحداً،

وَأنَّها وَقَتْكَ بِسَمْعِهَا

وبَصَرِهَا

ويَدِهَا

وَرِجْلِهَا

وشَعْرِهَا

وَبَشَرِهَا

وَجَمِيعِ جَوَارِحِهَا،

مُسْتَبشِرَةً فَرِحَةً

مُحْتَمِلَةً لِمَا فِيهِ مَكْرُوهُهَا

وَأَلَمُهَا

وَثِقْلُهَا

وَغَمُّهَا،

حَتَّى دَفَعَتْهَا عَنْكَ يَدُ القُدْرَةِ

وَأخْرَجَتْكَ إِلَى الأَرْضِ،

فَرَضِيَتْ أَنْ تَشْبَعَ وَتجُوعَ هِيَ،

وَتَكْسُوكَ وتَعْرَى،

وَتَرْوِيكَ وَتَظْمَى

وَتُظِلَّكَ وَتَضْحَى،

وَتُنَعِّمَكَ بِبُؤْسِهَا

جس طرح کوئی کسی کو نہیں اٹھاتا

اور اس نے تمہیں اپنے دل کے ثمر سے وہ غذا کھلائی

جو کوئی کسی کو نہیں کھلاتا۔

اس نے اپنے کان،

اپنی آنکھ،

اپنے ہاتھ،

اپنے پاؤں،

اپنے بال،

اپنی کھال

اور اپنے تمام اعضاو جوارح کے ذریعے

ہنسی خوشی تمہاری حفاظت کی۔

اس نے اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات،

تکالیف،

سنگینیوں

اور غموں کو برداشت کیا

یہاں تک کہ دست قدرت نے تجھے اس سے جدا کر دیا

اور تمہیں (اس کے پیٹ سے) نکال کر زمین پر پہنچا دیا۔

پس وہ اس بات پر خوش رہی کہ تو سیر رہے اور وہ بھوکی،

تجھے لباس پہنائے لیکن خود بے لباس رہے،

تجھے سیر اب کرے اور خود پیاسی رہے،

تجھے سایہ فراہم کرے لیکن خود دھوپ کھائے،

خود سختی برداشت کرے تا کہ تجھے آسودہ حال رکھے

وَتُلَذِّذُكَ بِالنَّوْمِ بِأَرَقِهَا

وَكَانَ بَطْنُهَا لَكَ وِعَاءً

وَحِجْرُهَا لَكَ حِوَاءً

وَثَدْيُهَا لَكَ سِقَاءً

وَنَفْسُهَا لَكَ وِقَاءً

تُبَاشِرُ حَرَّ الدُّنْيَا وَبَرْدَهَا لَكَ وَدُونَكَ

فَتَشْكُرَهَا عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ

وَلَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَتَوْفِيقِهِ۔

۲۳۔ حَقُّ الْأَبِ:

وَحَقُّ أَبِيكَ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّكَ لَوْلَاهُ لَمْ تَكُنْ

فَمَهْمَا رَأَيْتَ فِي نَفْسِكَ مَا يُعْجِبُكَ

فَاعْلَمْ أَنَّ أَبَاكَ أَصْلُ النِّعْمَةِ عَلَيْكَ فِيهِ،

فَاحْمَدِ اللهَ

وَاشْكُرْهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

۲۴۔ حَقُّ الْوَلَدِ:

وَحَقُّ وَلَدِكَ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مِنْكَ

وَمُضَافٌ إِلَيْكَ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا

اور خود بیدار رہے تاکہ تجھے نیند کی لذت فراہم کرے

اس کا پیٹ تمہاری رہائشگاہ تھی،

اس کی گود تمہاری پناہ گاہ تھی،

اس کا پستان تمہارے لیے (مشروب کا) مشکیزہ بن گیا

اور وہ خود تیرے لیے حفاظت کا ذریعہ بنی۔

وہ تیری خاطر

اور تیرے آگے دنیا بھر کی سردی گرمی برداشت کرتی رہی۔

پس تجھے چاہئے کہ اسی حساب سے اس کی قدر دانی کرے

اور یہ تیرے بس میں نہیں مگر اللہ کی مدد

اور اس کی توفیق سے۔

۲۳۔ باپ کا حق

تیرے باپ کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو کہ اگر وہ نہ ہوتا تو تم بھی نہ ہوتے۔

پس جب بھی تم اپنے اندر کوئی ایسی چیز دیکھو جو تجھے پسند ہو

تو جان لو کہ اس معاملے میں تیرا اولی نعمت تیرا باپ ہے۔

پس اللہ کی تعریف کرو

اور اس نعمت کے حساب سے اس کا شکر ادا کرو۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی بدولت۔

۲۴۔ بیٹے کا حق

تیرے بیٹے کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو کہ وہ تجھ سے ہے

اور اس دنیا میں وہ

۲۴ ـ حَقُّ الوَلَدِ:

وَحَقُّ وَلَدِكَ

أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مِنْكَ

وَمُضَافٌ إِلَيْكَ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا

بِخَيْرِهِ

وَشَرِّهِ،

وَأَنَّكَ مَسْؤُولٌ عَمَّا وَلِيتَهُ مِنْ حُسْنِ الأَدَبِ

وَالدَّلاَلَةِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَالمَعُونَةِ لَهُ عَلَى طَاعَتِهِ،

فَأَعْمَلْ فِي أَمْرِهِ عَمَلَ مَنْ يَعْلَمُ

أَنَّهُ مُثَابٌ عَلَى الإِحْسَانِ إِلَيْهِ

مُعَاقَبٌ عَلَى الإِسَاءَةِ إِلَيْهِ.

۲۵ ـ حقّ الأخ:

وأمّا حقُّ أخِيكَ:

فَتَعْلَمَ أنّه يَدُكَ الّتي تَبْسُطُها،

وَظَهْرُكَ الّذِي تَلْتَجِيءُ إلَيْهِ،

وَعِزُّكَ الّذِي تَعْتَمِدُ عليهِ

قُوَّتُكَ الّتِي تَصُولُ بِها،

فلاَ تَتَّخِذْهُ سِلاحاً على مَعصِيَةِ اللهِ،

وَلا عُدَّةً لِلظُّلْمِ لِخَلقِ اللهِ،

وَلا تَدَعْ نُصْرَتَه على نَفسِهِ،

وَمَعُونَتَهُ على عَدُوِّهِ،

۲۴۔ بیٹے کا حق

تیرے بیٹے کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو کہ وہ تجھ سے ہے

اور اس دنیا میں وہ

اپنی (تمام تر) اچھائیوں

اور برائیوں کے ساتھ تجھ سے منسوب ہے

اور یہ کہ تم اس کو اچھا ادب سکھانے

اور اس کے رب عزوجل کی پہچان کرانے

اور اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اس کی مدد کرنے کے ذمہ دار اور مسئول:

پس اس کے معاملے میں اس شخص کی طرح عمل کرو جو یہ جانتا ہو

کہ اسے بیٹے کے ساتھ نیکی کا اچھا بدلہ ملے گا

اور اس کے ساتھ برائی کرنے پر سزا ملے گی۔

۲۵۔ بھائی کا حق:

تیرے بھائی کا حق یہ ہے

کہ تو جان لے کہ وہ تیرا ہاتھ ہے جسے تم پھیلاتے ہو،

وہ تمہاری پشت ہے جس کا تم سہارا لیتے ہو،

وہ تمہاری عزت ہے جس پر تم بھروسہ کرتے ہو،

وہ تمہاری قوت ہے جس کے سہارے تم حملہ کرتے ہو

پس اللہ کی نافرمانی میں اس سے مدد نہ لو

اور اسے خلق خدا پر ظلم کا ذریعہ نہ بناؤ۔

اس کے نفس (امارہ) کے مقابلے میں اس کی مدد کرنے سے،

اس کے دشمن کے مقابلے میں اس کی نصرت کرنے سے،

وَالْحَوْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَياطِينِهِ،
وِتَأْدِيَةَ النَّصِيحَةِ إِلَيهِ
وَالإقبالَ عَليهِ فى اللهِ،

فَإِنِ انْقادَ لِرَبِّهِ
وَأحسَنَ الإجابَةَ لَهُ وَإلاَّ
فَلْيَكُنِ اللهُ آثَرَ عِنْدَكَ
وَأكْرَمَ عَلَيْكَ مِنهُ.

حقوقُ الناسِ

٢٦ ـ حَقُّ الْمُنْعِمِ بِالْوِلاءِ:

وَأَمَّا حَقُّ الْمُنْعِمِ عَلَيْكَ بِالْوَلاءِ
فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَنْفَقَ فِيكَ مَالَهُ
وَأَخْرَجَكَ مِنْ ذُلِّ الرِّقِّ
وَوَحْشَتِهُ
إِلَى عِزِّ الْحُرِّيَّةِ
وَأُنسِها،
فَأَطْلَقَكَ مِنْ أَسْرِ الْمُلْكَةِ،
وَفَكَّ عَنْكَ حَلَقَ الْعُبُودِيَّةِ،
وَأَوْجَدَكَ رائِحَةَ العِزِّ،
وَأَخْرَجَكَ مِنْ سِجْنِ الْقَهْرِ،
وَدَفَعَ عَنْكَ العُسْرَ،
وَبَسَطَ لَكَ لِسانَ الإِنْصافِ،

اس کے اور اس کے شیاطین کے درمیان رکاوٹ بننے سے،

اپنی خیر خواہی سے اسے بہرہ مند کرنے سے،

اور اللہ کی خاطر اس کی طرف توجہ کرنے سے پہلو تہی نہ کرو۔

پس اگر وہ اپنے رب کی فرمانبرداری کرے

اور اس کے حکم کی خوب تعمیل کرے تو ٹھیک

وگرنہ تیرے نزدیک اس کے مقابلے میں اللہ کی اہمیت

اور تعظیم زیادہ ہونی چاہیے۔

حقوق الناس

۲۶۔ ولی نعمت کا حق

اور اب تیرے ولی نعمت کا حق یہ ہے

کہ تمہیں اس بات کا احساس ہو کہ اس نے تیرے اوپر اپنا مال خرچ کیا ہے

اور تجھے غلامی کی ذلت

ووحشت سے نجات دے کر

آزادی کی عزت

اور سکون سے ہمکنار کیا ہے۔

پس اس نے تجھے ملکیت کی قید سے نجات دی ہے،

غلامی کی زنجیروں سے آزاد کیا ہے،

عزت کی خوشبو سے نوازا ہے

اور جبر کے زندان سے رہا کیا ہے۔

اس نے تجھ سے سختی کو دور کیا ہے،

تیرے لیے انصاف کی زبان کشادہ کی ہے،

وَأَبَاحَكَ الدُّنيا كُلَّها،

فَمَلَّكَكَ نَفْسَكَ،

وَحَلَّ أَسْرَكَ،

وَفَرَّغَكَ لِعِبادَةِ رَبِّكَ

وَاحْتَمَلَ بِذلِكَ التَّقْصِيرَ فِى مَالِهِ.

فَتَعْلَمَ أَنَّهُ أُولَى الْخَلْقِ بِكَ

بَعْدَ أُولِي رَحِمِكَ

فِي حَيَاتِكَ

وَمَوْتِكَ،

وَأَحَقُّ الْخَلْقِ بِنَصْرِكَ

وَمَعُونَتِكَ،

وَمُكَاتَفَتِكَ فِي ذاتِ اللهِ،

فَلاَ تُؤْثِرْ عَلَيْهِ نَفْسَكَ ما احْتاجَ إِلَيْكَ.

۲۷ـ حَقُّ المَولَى الجَارِيَةِ عَلَيْهِ نِعْمَتُكَ:

وَأَمّا حَقُّ مَوْلاَكَ الجَارِيَةِ عَلَيْهِ نِعْمَتُكَ

فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللهَ جَعَلَكَ حَامِيَةً عَلَيْهِ

وَوَاقِيَةً

وَنَاصِراً

وَمَعْقِلاً

وَجَعَلَهُ لَكَ وَسِيلَةً

وَسَبَباً بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

فَبِالْحَرِيّ أَنْ يَحْجُبَكَ عَنِ النّارِ

پوری دنیا کو تیرے لیے مباح ٹھہرایا ہے،

تجھے اپنی جان کا مالک بنایا ہے،

تمہیں قید سے آزاد کیا ہے،

تمہیں تیرے رب کی عبادت کے لیے فرصت و فراغت فراہم کی ہے

اور اس وجہ سے مالی نقصان برداشت کیا ہے۔

پس تجھے جاننا چاہیے کہ وہ تیری زندگی میں

اور تیری زندگی کے بعد

تیرے خونی رشتہ داروں کے بعد

تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تمہارے اوپر حق رکھتا ہے۔

وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تیری نصرت و مدد

اور تیرے تعاون کا حقدار ہے

اور اللہ کے معاملے میں تیری مساعدت کا سزاوار ہے۔

پس جب وہ تیرا محتاج ہو تو اس پر اپنے آپ کو ترجیح نہ دو۔

۲۷۔ آزاد کردہ غلام کا حق جس کے تم ولی نعمت ہو

رہا تیرے اس آزاد کردہ مملوک کا حق جس کے ولی نعمت تم ہو

تو وہ یہ جاننا ہے کہ اللہ نے تجھے اس کا محافظ،

نگہبان،

مددگار

اور جائے پناہ بنایا ہے

جب کہ اسے تیرے لیے ایک ذریعہ

اور وسیلہ قرار دیا ہے تیرے اور اپنے درمیان۔

پس سزاوار ہے کہ (اس کے ساتھ تیری نیکیوں کی وجہ سے) وہ تجھے آگ سے بچانے کا باعث بن جا

وَمَعْقِلاً

وَجَعَلَهُ لَكَ وَسِيلَةً

وَسَبَباً بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَحْجُبَكَ عَنِ النّارِ

فَيَكُونُ فِي ذَلِكَ ثَوابٌ مِنْهُ فِي الآجِلِ

وَيَحْكُمُ لَكَ بِمِيراثِهِ فِي العَاجِلِ

إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ رَحِمٌ،

مُكَافَأَةً لِمَا أَنْفَقْتَهُ مِنْ مَالِكَ عَلَيْهِ

وَقُمْتَ بِهِ مِنْ حَقِّهِ بَعْدَ إِنْفَاقِ مَالِكَ،

فَإِنْ لَمْ تَقُمْ بِحَقِّهِ

خِيفَ عَلَيْكَ أَنْ لاَ يَطِيبَ لَكَ مِيرَاثُهُ.

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

٢٨ ـ حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ:

وَأَمَّا حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ،

فَأَنْ تَشْكُرَهُ

وَتَذْكُرَ مَعْرُوفَهُ

وَتَنْشُرَ لَهُ الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ،

وَتُخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ سُبْحَانَهُ،

فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ

كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرّاً

وَعَلانِيَةً

ثُمَّ إِنْ أَمْكَنَ مُكَافَأَتُهُ يَوْماً كَافَأْتَهُ،

وَإِلاَّ كُنْتَ مُرْصِداً لَهُ

اور جائے پناہ بنایا ہے

جب کہ اسے تیرے لیے ایک ذریعہ

اور وسیلہ قرار دیا ہے تیرے اور اپنے درمیان۔

پس سزاوار ہے کہ (اس کے ساتھ تیری نیکیوں کی وجہ سے) وہ تجھے آگ سے بچانے کا باعث بن جا

پس یہ اس کی طرف سے آخرت میں ایک جزائے خیر ہو گا،

علاوہ ازیں اگر اس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو

تو وہ اسی دنیا میں اپنی میراث تیرے حوالے کرے گا

اس بات کی جزا کے طور پر کہ تو نے اس پر اپنا مال خرچ کیا۔

جب تو اس پر اپنا مال خرچ کر چکو تو اس کے بعد اس کا حق ادا ہو جائے گا۔

اگر تم اس کے حق کی پاسبانی نہ کرو

تو خطرہ ہے کہ تیرے لیے اس کی میراث مبارک ثابت نہ ہو۔

نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے۔

۲۸۔ نیکی کرنے والے کا حق

تمہارے ساتھ نیکی کرنے والے کا تمہارے اوپر یہ حق ہے

کہ تم اس کی قدردانی کرو،

اس کی اچھائیوں کا ذکر کرو،

اس کے بارے میں اچھی بات پھیلائو،

نیز اپنے اور اللہ (سبحانہ) کے درمیان اس کے لیے خلوص سے دعا کرو

کیوں کہ جب تم ایسا کرو گے

تو یہ تمہاری طرف سے پوشیدہ

اور اعلانیہ طور پر اس کی قدردانی ہو گی۔

پھر اگر کسی دن اس کی نیکی کا بدلہ دینا تیرے لیے ممکن ہوا تو تم اسے بدلہ دو

لیکن اگر ممکن نہ ہوا تو تم اس (کا بدلہ چکانے) کے منتظر رہو

مُوطِّناً نَفْسَكَ عَلَيْهَا.

٢٩ـ حَقُّ المُؤَذِّن

وَأَمَّا حَقُّ المُؤَذِّنِ:

فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مُذَكِّرُكَ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلّ،

وَدَاعٍ إِلَى حَظِّكَ،

وَعَوْنُكَ

عَلَى قَضَاءِ فَرْضِ اللهِ عَلَيْكَ،

فَاشْكُرْهُ عَلَى ذَلِكَ شُكْرَكَ

لِلْمُحْسِنِ إِلَيْكَ.

٣٠ـ حَقُّ الإِمَامِ:

وَأَمَّا حَقُّ إِمَامِكَ فِي صَلاتِكَ

فَأَنْ تَعْلَمَ انَّهُ تَقَلَّدَ السِّفَارَةَ

فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلِّ

وَتَكَلَّمَ عَنْكَ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ عَنْهُ،

وَدَعَا لَكَ وَلَمْ تَدْعُ لَهُ،

وَطَلَبَ

وَكَفَاكَ هَوْلَ المُقَامِ بَيْنَ يَدَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ كَانَ عَلَيْهِ دُونَكَ،

وَإِنْ كَانَ تَمَامٌ كُنْتَ شَرِيكَهُ،

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْكَ فَضْلٌ،

فَوَقَى نَفْسَكَ بِنَفْسِهِ

وَصَلاَتَكَ بِصَلاتِهِ

اور اپنے نفس کو اس کے لیے آمادہ رکھو۔

۲۹۔ موذن کا حق

موذن کا حق یہ ہے

کہ تم جان لو کہ وہ تمہیں اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہے

اور تمہیں اپنے حصہ ونصیب کی طرف بلاتا ہے

اور تیرے اوپر خدا کی طرف سے جو فرض ہے

اس کی ادائیگی میں وہ تیرا مددگار ہے۔

پس اس بات پر اس کی قدردانی کرو

جس طرح تم اس شخص کی قدردانی کرتے ہو جو تیرے ساتھ نیکی کرے۔

۳۰۔ پیش امام کا حق

تیری نماز کے امام کا حق یہ ہے

کہ تم یہ جان لو کہ اس نے تیرے اور تیرے رب عزوجل کے درمیان

رابطے کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے۔

وہ تیری جگہ بات (قرائت) کرتا ہے لیکن تو اس کی جگہ بات نہیں کرتا،

وہ تیرے لیے دعا کرتا ہے لیکن تم اس کے لیے دعا نہیں کرتے،

وہ (تیرے لئے) طلب کرتا ہے (لیکن تو اس کے لئے طلب نہیں کرتا)

وہ اللہ کے آگے (نماز میں) کھڑا ہونے کے خوف سے تجھے بچاتا ہے۔

پس اگر اس کی نماز میں کوئی کمی رہ جائے تو اس کا ذمہ دار وہ ہے تم نہیں

لیکن اگر درست ہو تو (ثواب میں) تم اس کے شریک ہو

اور اسے تم پر کوئی برتری حاصل نہیں۔

پس اس نے اپنے ذریعے تیری حفاظت کی

اور اپنی نماز کے ذریعے تیری نماز کی حفاظت کی۔

٣١۔ حَقُّ الجَلِيسِ:

وَحَقُّ جَلِيسِكَ

أَنْ تُلِينَ لَهُ جَانِبَكَ،

وَتُنْصِفَهُ فِى مُجَارَاةِ اللَّفْظِ

وَلاَ تَقُومَ مِن مَجْلِسِكَ إلاَّ بِإِذْنِهِ،

وَمَنْ تَجْلِسُ إلَيْهِ يَجُوزُ لَهُ القِيَامُ عَنْكَ بِغَيْرِ إذنِكَ،

وَتَنْسَى زَلاَّتِهِ

وَتَحْفَظَ خَيْرَاتِهِ

وَلاَ تُسْمِعَهُ إلاَّ خَيْراً۔

٣٢۔ حَقُّ الجَارِ:

وَحَقُّ جَارِكَ

حِفْظُهُ غَائِباً،

وَإكْرَامُهُ شَاهِداً،

وَنُصْرَتُهُ إذَا كَانَ مَظْلُوماً

وَلاَ تَتْبَعُ لَهُ عَوْرَةً،

فَإنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءاً سَتَرْتَهُ عَلَيْهِ،

وَإنْ عَلِمْتَ أَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيحَتَكَ

نَصَحْتَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ،

وَلاَ تُسَلِّمُهُ عِنْدَ شَدائِدِهِ،

وَتُقِيلُ عَثَرَاتِهِ

وَتَغْفِرُ ذَنْبَهُ،

وَتُعَاشِرُهُ مُعَاشَرَةً كَرِيمَةً

۳۱۔ ہمنشین کا حق

تیرے ہمنشین کا یہ حق ہے

کہ تم اس کے ساتھ نرمی برتو،

گفتگو میں اس کے ساتھ انصاف کرو،

اس کی اجازت کے بغیر اپنی نشست سے نہ اٹھو۔

البتہ تم جس کے پاس بیٹھتے ہو وہ تیری اجازت کے بغیر اٹھ کر جا سکتا ہے۔

تم اس کی لغزشوں کو بھلا دو

اور اس کی بھلائیوں کو یاد رکھو۔

تم اسے اچھی باتوں کے علاوہ کچھ نہ سناؤ۔

۳۲۔ ہمسائے کا حق

تیرے ہمسائے کا حق یہ ہے

کہ تو اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرو،

اس کی موجودگی میں اس کی تکریم کرو،

جب اس پر ظلم ہو تو اس کی مدد کرو،

اس کی پوشیدہ باتوں اور عیوب کے پیچھے نہ پڑو۔

اگر تمہیں اس کی کسی برائی کا علم ہو تو اس کی پردہ پوشی کرو،

اگر تمہیں پتہ چلے کہ وہ تیری نصیحت قبول کرے گا

تو اپنے اور اس کے مابین اسے نصیحت کرو،

اسے مشکلات کے حوالے نہ کرو،

اس کی خطائوں سے درگزر کرو،

اس کے ساتھ احترام آمیز میل جول رکھو،

وَلَا تَدَّخِرُ حِلْمَكَ عَنْهُ

إِذَا جَهِلَ عَلَيْكَ

وَلَا تُخْرِجُ أَنْ تَكُونَ سِلْماً لَه

تَرُدُّ عَنْهُ لِسَانَ الشَّتِيمَةِ

وَتُبْطِلُ فِيهِ كَيْدَ حَامِلِ النَّصِيحَةِ،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

٣٣ـ حَقُّ الصَّاحِبِ

وَحَقُّ الصَّاحِبِ

أَنْ تَصْحَبَهُ بِالتَّفَضُّلِ

وَالإِنْصَافِ،

وَتُكْرِمَهُ كَمَا يُكْرِمُكَ،

وَلَا تَدَعَهُ يَسْبِقُ إِلَى مَكْرُمَةٍ

فَإِنْ سَبَقَ كَافَيْتَهُ

وَتَوَدُّهُ كَمَا يَوَدُّكَ،

وَتَزْجُرُهُ عَمَّا يَهُمُّ بِهِ مِنْ مَعْصِيَةٍ،

وَكُنْ عَلَيْهِ رَحْمَةً

وَلَا تَكُنْ عَلَيْهِ عَذَاباً

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

٣٤ـ حَقُّ الشَّرِيكِ:

وَحَقُّ الشَّرِيكِ

فَإِنْ غَابَ كَفَيْتَهُ،

وَإِنْ حَضَرَ رَعَيْتَهُ،
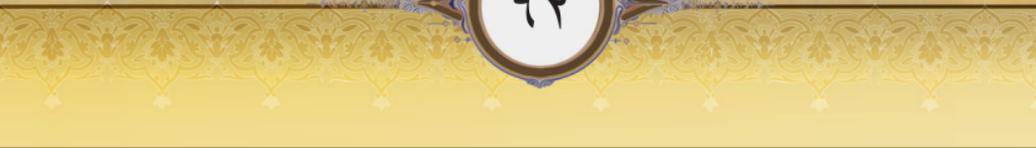
جب وہ تمہارے ساتھ کوئی احمقانہ سلوک کرے

تو اس وقت صبر سے دریغ نہ کرو،

اس کے ساتھ صلح سے اجتناب نہ برتو

اور لوگوں کی گالی گلوچ کو اس سے دفع کرو۔

اس کی خیر خواہی کا دم بھرنے والے (دھوکہ بازوں) کی چال کو خاک میں ملادو۔

اور نہیں کوئی قدرت اور طاقت مگر اللہ کی مشیت سے۔

۳۳۔ ساتھی کا حق

ساتھی کا حق یہ ہے

کہ تو لطف و مہربانی

اور انصاف کے ہمراہ اس کے ساتھ رہو

اور اس کی تکریم کرو جس طرح وہ تیری تکریم کرتا ہے۔

اسے کرم کرنے میں سبقت کرنے نہ دو

اور اگر وہ سبقت کرے تو تم اس کا بدلہ دو۔

تم اسے اس طرح چاہو جس طرح وہ تمہیں چاہتا ہے۔

وہ جس گناہ کا ارادہ کرے تم اسے اس سے روکو۔

اس کے لیے باعث رحمت بنو،

باعث عذاب نہ بنو۔

نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے۔

۳۴۔ شریک کا حق

شریک کا حق یہ ہے:

اگر وہ غائب ہو تو تم اس (کے امور) کی کفایت کرو۔

اگر وہ حاضر ہو تو تم اس کا خیال رکھو۔

وَلاَ تَحْكُمَ دُونَ حُكْمِهِ،

وَلاَ تَعْمَلَ بِرَأْيِكَ دُونَ مُنَاظَرَتِهِ،

وَتَحْفَظُ عَلَيْهِ مَالَهُ،

وَلاَ تَخُنْهُ فِيمَا عَزَّ أَوْ هَانَ مِنْ أَمْرِهِ

فَإِنَّ يَدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى،

عَلَى الشَّرِيكَيْنِ

مَا لَمْ يَتَخَاوَنَا،

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ اللهِ۔

۳۵۔ حَقُّ الْمَالِ:

وَحَقُّ مَالِكَ

فَأَنْ لاَ تَأْخُذَهُ إِلاَّ مِنْ حِلِّهِ،

وَلاَ تُنْفِقَهُ إِلاَّ فِي وَجْهِهِ،

وَلاَ تُحَرِّفَهُ عَنْ مَوَاضِعِهِ،

وَلاَ تَصْرِفَهُ عَنْ حَقَائِقِهِ،

وَلاَ تَجْعَلَهُ إِذَا كَانَ مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ

وَسَبَباً إِلَى اللهِ،

وَلاَ تُؤْثِرَ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ

مَنْ لاَ يَحْمَدُكَ،

فَأَعْمَلْ بِهِ بِطَاعَةِ رَبِّكَ،

وَلاَ تَبْخَلْ بِهِ فَتَبُوءَ بِالْحَسْرَةِ

وَالنَّدَامَةِ مَعَ التَّبِعَةِ۔

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ۔

اس کے فیصلے کے بر خلاف کوئی فیصلہ نہ کرو۔

اس کا نقطہ نظر معلوم کئے بغیر اپنی رائے سے کوئی کام نہ کرو۔

اس کے مال کی حفاظت کرو

اور اس کے چھوٹے بڑے تمام امور میں اس سے خیانت نہ کرو

کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا دست شفقت

اس وقت تک دونوں شریکوں کے اوپر ہوتا ہے

جب تک وہ ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں۔

اور کوئی قوت نہیں سوائے اللہ کی طاقت کے

۳۵۔ مال کا حق

تیرے مال کا یہ حق ہے کہ:

تو اسے صرف حلال طریقے سے حاصل کرو،

صرف درست مصارف میں خرچ کرو،

اس کے صحیح موارد سے اس کو ادھر ادھر نہ کرو،

اسے اس کے اصل سے دور نہ کرو۔

جب وہ اللہ کی طرف سے ہو تو اسے صرف اسی کی طرف لوٹا دو

اور اللہ ہی کی طرف وسیلہ قرار دو۔

مال کے معاملے میں اس شخص کو اپنے اوپر ترجیح نہ دو

جو تیری تعریف (قدر شناسی) نہیں کرتا۔

پس اس کے ذریعے اطاعت الٰہی کی کوشش کرو۔

مال میں کنجوسی نہ کرو وگرنہ بعد میں نقصان کے ساتھ ساتھ افسوس

اور ندامت کا سامنا ہو گا۔

نہیں کوئی قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

٣٦۔ حَقُّ الغَرِيمِ:

وَحَقُّ غَرِيمِكَ

الَّذِی يُطَالِبُكَ

فَإِنْ كُنْتَ مُوسِراً أَعْطَيْتَهُ،

وَلَمْ تَرْدُدْهُ

وتَمْطُلْهُ،

فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قال:

"مَطلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ"

وَإِنْ كُنْتَ مُعْسِراً

أَرْضَيْتَهُ بِحُسْنِ القَوْلِ،

وَطَلَبْتَ إِلَيْهِ طَلَباً جَمِيلاً،

وَرَدَدْتَهُ عَنْ نَفْسِكَ رَدّاً لَطِيفاً،

وَلَمْ تَجْمَعْ عَلَيْهِ ذَهَابَ مَالِهِ وَسُوءَ مُعَامَلَتِهِ،

فَإِنَّ ذَلِكَ لُؤمٌ

وَلاَ قُوَّةَ إِلاّ بِاللهِ۔

٣٧۔ حَقُّ الخَلِيطِ:

وَحَقُّ الخَلِيطِ

أَن لاَ تَغُرَّهُ

وَلاَ تَغُشَّهُ

وَلاَ تَخْدَعَهُ

وَتَتَّقِيَ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْرِهِ

وَلاَ تُكَذِّبَهُ

۳۶۔ قرض خواہوں کا حق

تیرے قرض خواہ کا حق یہ ہے کہ:

اگر تمہاری مالی حالت ٹھیک ہو

تو اسے (اس کا قرض) واپس کرو،

اسے محروم نہ لوٹاؤ

اور ٹال مٹول نہ کرو

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

مالدار کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے

لیکن اگر تم تنگدست ہو

تو اسے اچھی باتوں کے ساتھ راضی کرو

اور اچھے انداز میں اس کی طرف راغب ہو جاؤ

اور اس سے اچھے انداز میں جان چھڑاؤ۔

اسے مالی نقصان کے ساتھ برے سلوک سے بھی دوچار نہ کرو

کیوں کہ یہ ایک پست عمل ہے۔

نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے۔

۳۷۔ میل جول رکھنے والے کا حق

میل جول والے کا حق یہ ہے کہ:

تم اس کے ساتھ دھوکہ،

فریب

اور مکر سے کام نہ لو، ا

س کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو،

اسے نہ جھٹلاؤ،

وَلاَ تُخْفِلَهُ،

وَلاَ تَعْمَلَ فِي انْتِقاصِهِ عَمَلَ الْعَدُوِّ

الَّذِي لاَ يُبْقِي عَلَى صَاحِبِهِ،

وَإِنِ اطْمَأَنَّ إِلَيْكَ

اسْتَقْصَيْتَ لَهُ عَلَى نَفْسِكَ

وَعَلِمْتَ أَنَّ غَبْنَ الْمُسْتَرْسِلِ رِباً.

٣٨ ـ حَقُّ الْمُدَّعِي:

وَحَقُّ الْخَصْمِ الْمُدَّعِي عَلَيْكَ،

فَإِنْ كَانَ مَا يَدَّعِي عَلَيْكَ حَقّاً

كُنْتَ شَاهِدَهُ عَلَى نَفْسِكَ

وَلَمْ تَظْلِمْهُ

وَأَوْفَيْتَهُ حَقَّهُ،

وَإِنْ كَانَ مَا يَدَّعِي بَاطِلاً

رَفِقْتَ بِهِ

وَلَمْ تَأْتِ فِي أَمْرِهِ

وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

٣٩ ـ حَقُّ الْمُدَّعَى عَلَيهِ:

وَأَمَّا حَقُّ خَصْمِكَ الَّذِي تَدَّعِي عَلَيْهِ،

إِنْ كُنْتَ مُحِقّاً فِي دَعْوَاكَ

أَجْمَلْتَ مُقَاوَلَتَهُ

وَلَمْ تَجْحَدْ حَقَّهُ

وَإِنْ كُنْتَ مُبْطِلاً فِي دَعْوَاكَ

اسے غافل قرار مت دو

اور اس دشمن کی طرح اس کی عیب جوئی نہ کرو

جو اپنے ساتھی پر رحم نہیں کرتا۔

اگر اسے تیرے اوپر اطمینان اور بھروسہ ہو

تو اس کے حق میں بھرپور زحمت اٹھاؤ

اور تجھے معلوم ہو کہ بھروسہ کرنے والے کو دھوکہ دینا حرام ہے۔

۳۸۔ مدعی کا حق

تیرے خلاف دعویٰ کرنے والے مخالف فریق کا حق یہ ہے

کہ اگر تیرے خلاف اس کا دعویٰ درست ہے

تو تم خود اپنے خلاف اس کے حق میں شہادت دو،

اس پر ظلم نہ کرو

اور اسے اس کا پورا حق دے دو،

لیکن اگر اس کا دعویٰ باطل ہو

تو اس کے ساتھ نرمی کرو

اور اس کے معاملے میں (نرمی کے علاوہ) کوئی رویہ اختیار نہ کرو۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے۔

۳۹۔ مدعی علیہ کا حق

رہا تیرے مدعی علیہ کا حق تو وہ یہ ہے

کہ اگر تمہارا دعویٰ برحق ہو

تو تم اچھے طریقے سے اس کے ساتھ بحث کرو

اور اس کے حق کا انکار نہ کرو،

لیکن اگر تیرا دعویٰ غلط ہو

اتَّقَيْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

وَتُبْتَ إِلَيهِ

وَتَرَكْتَ الدَّعْوَى

فَإِنَّ لِلدَّعْوَى غِلظَةً فِي سَمْعِ المُدَّعَى عَليهِ،

وَقَصَدْتَ قَصْدَ حُجَّتِكَ بِالرِّفْقِ،

وَأَمْهِلِ المُهْلَةَ،

وَأَبْيِنِ البَيانَ،

وَأَلْطِفِ اللُّطْفَ،

وَلَمْ تَتَشَاغَلْ عَنْ حُجَّتِكَ

بِمُنَازَعَتِهِ بِالقِيلِ وَالقَالِ

فَتَذْهَبَ عَنْكَ حُجَّتُكَ

وَلاَ يَكُونَ لَكَ فِي ذَلِكَ دَرَكٌ.

۴۰۔ حَقُّ المُسْتَشِيرِ:

أَمَّا حَقُّ المُسْتَشِيرِ

إِنْ عَلِمْتَ لَهُ رَأْياً حَسَناً

أَشَرْتَ عَلَيْهِ بِمَا تَعْلَمُ

أَنَّكَ لَو كُنْتَ مَكَانَهُ عَمِلْتَ بِهِ

وَلْيَكُنْ مِنْكَ فِي رَحْمَةٍ

وَلِينٍ،

فَإِنَّ اللِّينَ يُؤْنِسُ الوَحْشَةَ

وَإِنَّ الغِلْظَةَ تُوحِشُ مَوْضِعَ الأُنْسِ،

وَإِنْ لَمْ يَحْضُرْكَ لَهُ رَأْيٌ

وَعَرَفْتَ لَهُ مَنْ تَثِقُ بِرَأْيِهِ

تو تم اللہ سے ڈرو،

اس کے حضور توبہ کرو

اور دعوے سے دستبردار ہو جاؤ،

کیوں کہ دعویٰ مدعیٰ علیہ کی سماعت پر گراں گزرتا ہے۔

اور تم اپنی دلیل نرمی سے پیش کرو،

اسے مہلت دینے میں ملائمت برتو،

اپنا بیان واضح انداز میں بیان کرو،

لطف و مہربانی سے کام لو

اور اس کے ساتھ قیل و قال اور جھگڑا کر کے

اپنی دلیل سے اعراض نہ کرو

وگرنہ تیری دلیل ضائع ہو گی

اور تجھے اس سے حاصل کچھ نہ ہو گا۔

۴۰۔ مشورہ لینے والے کا حق

رائے لینے والے کا حق یہ ہے

کہ اگر تیرے پاس اس کے لیے کوئی مفید رائے ہو

تو اسے یہ سمجھتے ہوئے اس بات کا مشورہ دو

کہ اگر تم اس کی جگہ ہوتا تو اس بات پر عمل کرتا۔

اس بارے میں تجھے نرمی

اور مہربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیے

کیوں کہ نرمی اجنبیت کو محبت میں بدلتی ہے

جب کہ سختی انس و محبت کو اجنبیت میں تبدیل کرتی ہے،

لیکن اگر تیرے ذہن میں اس کے لیے کوئی مفید مشورہ نہ ہو

مگر تمہیں کسی اور کا پتہ ہو جس کی رائے پر تمہیں اطمینان ہو

وَ تَرْضَى بِهِ لِنَفْسِكَ دَلَلْتَهُ عَلَيهِ،

وَأَرْشَدْتَهُ إِلَيهِ

فَكُنْتَ لَمْ تَأْلُهُ خَيْراً

وَلَمْ تَدَّخِرْهُ نُصْحاً.

وَلاَ قُوَّةَ إِلا بِاللهِ

۴۱ـ حَقُّ الْمُشِيرِ:

وَحَقُّ الْمُشِيرِ عَلَيْكَ

أَنْ لاَ تَتَّهِمَهُ فِيمَا

لاَ يُوافِقُكَ مِنْ رَايِهِ

إِذَا أَشَارَ عَلَيْكَ،

فَإِنَّمَا هِيَ الآرَاءُ وَتَصَرُّفُ النَّاسِ فِيهَا وَاخْتِلافُهُمْ،

فَكُنْ عَلَيْهِ فِي رَأْيِهِ بِالْخِيَارِ

إِذَا أتَّهَمْتَ رَايَهُ،

فَأَمَّا تُهَمَتُهُ

فَلاَ تَجُوزُ لَكَ

إِذَا كَانَ عِنْدَكَ مَنْ يَسْتَحِقُّ الْمُشَاوَرَةَ،

وَلاَ تَدَعْ شُكْرَهُ عَلَى مَا بَدَا لَكَ

مِنْ إِشْخَاصِ رَأْيِهِ

وَحُسْنِ وَجْهِ مَشوَرَتِهِ،

فَإِذَا وَافَقَكَ

حَمِدْتَ اللهَ

اور تم خود اپنے لئے اس (کی رائے) سے راضی ہو

تو اس کی طرف اس (رائے لینے والے) کی رہنمائی کرو۔

اس صورت میں نہ تم نے اس کے ساتھ بھلائی میں کوتاہی کی

اور نہ ہی اس کی نصیحت میں بخل سے کام لیا۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے

۴۱۔ مشورہ دینے والے کا حق

تجھے مشورہ دینے والے کا حق یہ ہے

کہ جب وہ تجھے مشورہ دے

اور تجھے اس کی رائے راس نہ آئے

تو اسے الزام نہ دو

کیوں کہ آراء و نظریات میں لوگ مختلف انداز سے سوچتے ہیں۔

پس جب تجھے اس کی رائے کے بارے میں بدگمانی ہو

تو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرو۔

پس جب وہ تمہاری نظر میں مشورے کا اہل ہو

تو (مشورہ لینے کے بعد) اسے الزام نہ دو۔

اگر تجھے اس کی رائے درست اور اس کا مشورہ صائب نظر آئے

تو اس کا شکریہ ادا کرنے سے پہلو تہی نہ کرو۔

ان کے آراء پر

اور اُن کے احسن مشوروں پر

پس جب وہ تجھے راس آئے

تو اللہ کی حمد بجالاؤ

وَقَبِلْتَ ذٰلِكَ مِنْ أَخِيكَ بِالشُّكْرِ

وَالْإِرْصَادِ بِالْمُكَافَأَةِ فِي مِثْلِهَا

إِنْ فَزِعَ إِلَيْكَ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۴۲۔ حَقُّ الْمُسْتَنْصِحِ:

وَحَقُّ الْمُسْتَنْصِحِ

أَنْ تُؤَدِّيَ إِلَيْهِ النَّصِيحَةَ،

وَلْيَكُنْ مَذْهَبُكَ الرَّحْمَةَ لَهُ

وَالرِّفْقَ بِهِ

وَتُكَلِّمَهُ مِنَ الْكَلَامِ بِمَا يُطِيقُهُ عَقْلُهُ

فَإِنَّ لِكُلِّ عَقْلٍ طَبَقَةً مِنَ الْكَلَامِ

يَعْرِفُهُ

وَيَجْتَنِبُهُ۔

۴۳۔ حَقُّ النَّاصِحِ:

وَحَقُّ النَّاصِحِ

أَنْ تَلِينَ لَهُ جَنَاحَكَ،

وَتُصْغِيَ إِلَيْهِ بِسَمْعِكَ،

فَإِنْ أَتَى بِالصَّوَابِ

حَمِدْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

وَإِنْ لَمْ يُوَفِّقْ

رَحِمْتَهُ

وَلَمْ تَتَّهِمْهُ،

وَعَلِمْتَ أَنَّهُ أَخْطَأَ،

اور اسے اپنے بھائی سے شکرئے کے ساتھ قبول کرو

اور اسے اسی قسم کا بدلہ دینے کا ارادہ رکھو

اگر وہ تیری مدد طلب کرے۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کے سہارے سے

۴۲۔ نصیحت خواہ کا حق

نصیحت طلب کرنے والے کا حق یہ ہے

کہ تم اسے نصیحت کرو،

اس کے ساتھ مہربانی

اور شفقت کا سلوک کرو

اوراس کے ساتھ اس کی عقل کی گنجائش کے مطابق بات کرو،

کیوں کہ ہر عقل کے لیے کلام کا ایک خاص درجہ ہوتا ہے

جسے وہ پہچانتا ہے

یا اس سے اجتناب کرتا ہے۔

۴۳۔ نصیحت کرنے والے کا حق

نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے

کہ تو اس کے سامنے فروتنی اختیار کرے

اور اس کی بات کان لگا کر سنے۔

پس اگر اس کا مشورہ صائب ہو

تو تم اللہ عزوجل کی حمد کرو،

لیکن اگر موافق نہ آئے

تو اس کے ساتھ مہربانی کرو

اور اس پر الزام نہ لگاؤ

اور یہ جان لو کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔

وَلَمْ تُؤَاخِذْهُ بِذَلِكَ

إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُسْتَحِقاً لِلتُّهْمَةِ،

فَلَا تَعْبَأْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى حَالٍ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

۴۴ ـ حَقُّ الكَبِيرِ:

وَحَقُّ الكَبِيرِ

تَوْقِيرُهُ لِسِنِّهِ،

وَإِجْلَالُهُ فِي الإِسْلَامِ قَبْلَكَ،

وَتَرْكُ مُقَابَلَتِهِ عِنْدَ الخِصَامِ،

وَلَا تَسْبِقْهُ إِلَى طَرِيقٍ،

وَلَا تَتَقَدَّمْهُ،

وَلَا تَسْتَجْهِلْهُ

وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْكَ احْتَمَلْتَهُ

وَأَكْرَمْتَهُ لِحَقِّ الإِسْلَامِ

وَحُرْمَتِهِ،

فَإِنَّمَا هِيَ حَقُّ السِّنِّ بِقَدْرِ الإِسْلَامِ،

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۴۵ ـ حَقُّ الصَغِيرِ:

وَحَقُّ الصَّغِيرِ:

رَحْمَتُهُ فِي تَعْلِيمِهِ،

وَالعَفْوُ عَنْهُ

وَالسَّتْرُ عَلَيْهِ،

وَالرِّفْقُ بِهِ،

اور تم اس سے مواخذہ نہ کرو

مگر یہ کہ وہ الزام کا مستحق ہو

تو اس کے معاملے میں کسی قسم کی ہرگز کوئی پروانہ کرو۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے

۴۴۔ بڑوں کا حق

بڑے کا حق یہ ہے کہ:

اس کی عمر کے پیش نظر اس کی تکریم کرو،

اسلام میں تجھ پر اس کی سبقت کے پیش نظر اس کی تعظیم کرو،

جھگڑے کی صورت میں اس کا مقابلہ نہ کرو،

راستہ چلتے ہوئے اور اس سے آگے نہ بڑھو،

اس پر سبقت نہ کرو،

اسے جاہل نہ سمجھو،

اگر وہ تیرے ساتھ اجڈپن کرے تو تم اس پر صبر کرو

اور اسلام کے حق

اور حرمت کے پیش نظر اس کی تکریم کرو

کیوں کہ یہ عمر کا حق ہے اسلام کے مطابق۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی۔

۴۵۔ چھوٹوں کا حق

(تجھ سے) چھوٹے کا حق یہ ہے کہ

اس کی تعلیم و تربیت میں شفقت سے کام لیا جائے،

اس سے درگزر کیا جائے،

اس کی پردہ پوشی کی جائے،

اس سے نرمی برتی جائے،

وَالمَعُونَةُ لَهُ

وَالسَّتْرُ عَلَى جَرَائِرِ حَدَاثَتِهِ

فَإِنَّهُ سَبَبٌ لِلتَّوْبَةِ،

وَالمُدَارَاةُ لَهُ،

وَتَرْكُ مُمَاحَكَتِهِ،

فَإِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى لِرُشْدِهِ.

٢٦ـ حَقُّ السائِلِ:

وَحَقُّ السّائِلِ:

إِعْطَاؤُهُ عَلَى قَدْرِ حَاجَتِهِ،

وَالدُّعَاءُ لَهُ فِيمَا نَزَلَ بِهِ

وَالمُعَاوَنَةُ لَهُ عَلَى طَلِبَتِهِ

وَإِنْ شَكَكْتَ فِي صِدْقِهِ

وَسَبَقَتْ إِلَيْهِ التُّهْمَةُ

وَلَمْ تَعْزِمْ عَلَى ذَلِكَ

لَمْ تَأْمَنْ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَيْدِ الشَّيطانِ

أَرَادَ أَنْ يَصُدَّكَ عَنْ حَظِّكَ

وَيَحُولَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّقَرُّبِ إِلى رَبِّكَ،

تَرَكْتَه بِسَتْرِهِ

وَرَدَدْتَهُ رَدّاً جَمِيلاً،

وَإِنْ غَلَبْتَ نَفْسَكَ فِي أَمْرِهِ

وَأَعْطَيتَهُ عَلَى مَا عَرَضَ فِي نَفْسِكَ مِنْهُ

فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمورِ.

اس کی مدد کی جائے

اور اس کی نوجوانی کے جرائم کو چھپایا جائے

کیوں کہ یہ توبہ کا باعث ہے،

نیز اس کے ساتھ نرمی و مدارات سے کام لیا جائے

اور اس سے جھگڑا نہ کیا جائے

کیوں کہ یہ اسے راہ راست پر لانے کے لیے زیادہ کارگر ہے۔

۴۶۔سائل (مانگنے والے) کا حق:

سائل کا حق یہ ہے

کہ اس کی ضرورت کے مطابق اسے دینا،

اس پر نازل ہونے والی مصیبت میں اس کے لیے دعا کرنا

اور اس کے مانگنے پر اس کی مدد کرنا۔

اگر تجھے اس کی صداقت میں شک ہو،

بدگمانی آڑے آئے

اور تمہارا مدد کرنے کا ارادہ نہ بنے

تو خطرہ ہے کہ کہیں یہ کوئی شیطانی چال نہ ہو

تاکہ وہ تجھے تیرے فائدے سے روکے

اور وہ تیرے اور تیرے رب کی رضامندی کے درمیان حائل ہو جائے۔

(نہ دینے کی صورت میں) تم اس کی پردہ پوشی کے ساتھ اس سے جدا ہو جاؤ

اور اسے اچھے طریقہ سے لوٹا دو،

لیکن اگر اس کے معاملے میں تو اپنے نفس کو شکست دے

اور اس کے بارے میں تیرے دل میں پیدا ہونے والے گمان کے باوجود تو اسے عطا کرے۔

تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۴۷۔ حَقُّ المَسؤُولِ:

وأمّا حَقُّ المَسؤُولِ فَحَقُّهُ
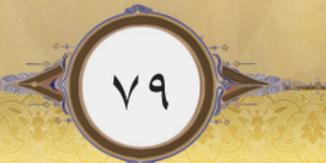
إنْ أعطى قُبِلَ مِنهُ ما أعطى بِالشُّكرِ لَهُ،

وَالمَعرِفَةِ لِفَضلِهِ،

وَطَلَبِ وجهِ العُذرِ في مَنعِهِ

وَأحسِنْ بِهِ الظَّنَّ،

وَاعلَم أنَّهُ إنْ مَنَعَ فَمالَهُ مَنَعَ،

وَأنْ لَيسَ التَّثرِيبُ في مالِهِ،

وَإنْ كانَ ظالِماً

فإنَّ الإنسانَ لَظلُومٌ كَفّارٌ۔

۴۸۔ حَقُّ مَنْ سَرّكَ:

وَحَقُّ مَنْ سَرَّكَ لِلّهِ تَعالَى

أَنْ تَحمَدَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوَّلاً،

ثُمَّ تَشكُرَهُ عَلى ذلِكَ

بِقَدرِهِ فِي مَوضِعِ الجَزاءِ

وَكافَأتَهُ عَلَى فَضلِ الإبتِداءِ

وَأرصَدتَ لَهُ المُكافَأَةَ إنْ لَمْ تَعَمَّدَها لَكَ،

وَإنْ لَم يَكُنْ تَعَمَّدَها

حَمِدتَ اللّهَ أَوَّلاً

ثُمَّ شَكَرتَهُ،

وَعَلِمتَ أنَّهُ مِنّةٌ تَوَحَّدَكَ بِها،

وَأَحبَبتَ هَذا

۴۷۔ مسئول کا حق

مسئول (جس سے مانگا جائے) کا حق (مانگنے والے پر) یہ ہے

کہ جب وہ کچھ دے　　　　تو شکریے کے ساتھ قبول کیا جائے،

اور اس کی مہربانی کا احساس کیا جائے۔

اگر وہ نہ دے　　　　　　تو نہ دینے کی وجہ پوچھی جائے۔

تم اس کے ساتھ حسن ظن رکھو

اور یہ جان لو کہ اگر اس نے نہیں دیا ت واس کا اپنا مال نہیں دیا

اور اس کے اپنے مال (سے نہ دینے پر) اس کی مذمت نہیں ہو سکتی

اور اگر وہ ظالم ہے

تو بے شک انسان بہت ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

۴۸۔ تجھے مسرت دینے والے کا حق

اللہ تعالٰی کی خاطر تجھے خوش کرنے والے کا حق یہ ہے

کہ پہلے تم اللہ عزوجل کی تعریف کرو

پھر اس (نیکی) کا بدلہ چکاتے وقت

اسی کے برابر اس کی قدر دانی کرو

اور نیکی میں اس کی سبقت کی فضیلت کا بدلہ دو۔

اگر وہ (فی الحال) بدلہ قبول نہ کرے　　　تو (بعد میں) اچھا بدلہ دینے کا ارادہ رکھو۔

اگر وہ بدلہ قبول کرنے کا ارادہ نہ کرے

تو تم پہلے اللہ کی مدح کرو

پھر اس شخص کا شکریہ ادا کرو

اور یہ جان لو کہ یہ اس کی طرف سے تمہارے اوپر خصوصی احسان ہے۔

اگر یہ تم پر اللہ کی نعمتوں کے اسباب میں سے کوئی سبب ہو

إِذَا كَانَ سَبَباً مِنْ أَسْبَابِ نِعَمِ اللهِ عَلَيْكَ،

وَتَرْجُو بَعْدَ ذَلِكَ خَيراً،

فَإِنَّ أَسْبابَ النِّعَمِ

بَرَكَةٌ حَيْثُمَا كَانَتْ.

٣٩. حَقُّ مَنْ أَساءَ القَضَاءَ:

وَأَمَّا حَقُّ مَنْ ساءَكَ

القَضاءُ عَلى يَدَيْهِ بِقَوْلٍ أَو فِعْلٍ،

فَإِنْ كَانَ تَعَمَّدَها

كَانَ العَفْوُ أَوْلى بِكَ

لِما فِيهِ لَهُ مِنَ القَمْعِ

وَحُسْنِ الأَدَبِ

مَعَ كَثِيرٍ أَمْثالِهِ مِنَ الخَلْقِ،

فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ:

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ

فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤١﴾

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ

وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾

وَلَمَنْ صَبَرَ

وَغَفَرَ

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾

وقالَ عَزَّ وَجَلَّ

اور تمہیں اس کے بعد بھلائی کی امید ہو

تو تمہیں اسے پسند کرنا چاہیے

کیوں کہ نعمتوں کے اسباب باعث برکت ہیں

خواہ وہ جہاں بھی ہوں۔

۴۹۔ غلط فیصلہ کرنے والے کا حق

جس شخص کے قولی یا عملی فیصلے سے تجھے

کوئی برائی پہنچی ہو اس کا یہ حق ہے کہ

اگر اس نے عمداً ایسا کیا ہے

تو عفو کرنا تمہارے لیے زیادہ سزاوار ہے

کیونکہ یہ اس (فیصلہ کرنے والے) اور اس کی طرح کے بہت سے لوگوں کی

تذلیل کا باعث ہے

اور ان کے لیے ایک اچھا سبق ہے

کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

اور جو کوئی مظلوم واقع ہونے کے بعد بدلہ لے

پس ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں ہے۔

ملامت تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

البتہ جس نے صبر کیا

اور درگذر سے کام لیا

تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔[1]

نیز ارشاد فرماتا ہے:

وَإِنۡ عَاقَبۡتُمۡ

فَعَاقِبُوا۟ بِمِثۡلِ مَا عُوقِبۡتُم بِهِۦۖ

وَلَئِن صَبَرۡتُمۡ

لَهُوَ خَيۡرٞ لِّلصَّٰبِرِينَ ﴿١٢٦﴾

هٰذا فی العَمۡدِ

فَإِنۡ لَمۡ یکُنۡ عَمۡداً

لَمۡ تَظۡلِمۡهُ بِتَعَمُّدِ الإِنۡتِصارِ مِنۡهُ

فَتَکونَ قَدۡ کافَأۡتَهُ فی تَعَمُّدٍ عَلی خَطَأٍ،

وَرَفِقۡتَ بِهِ

وَرَدَدۡتَهُ بِأَلۡطَفِ ما تَقۡدِرُ عَلَیۡهِ

ولا قُوَّةَ إلاّ بِاللهِ

۱ــ الشوری: ۴۱ و ۴۳　۲ــ النحل: ۱۲۶

۵۰ـ حقُّ أَهلِ المِلَّةِ:

وَحَقُّ أَهۡلِ مِلَّتِكَ

إِضۡمَارُ السَّلاَمَةِ

وَالرَّحۡمَةِ لَهُم،

وَالرِّفۡقُ بِمُسِیئِهِمۡ

وَتَأَلُّفُهُمۡ

وَاسۡتِصۡلاحُهُمۡ،

وَشُكۡرُ مُحۡسِنِهِم

وَ كَفُّ الأَذَی عَنۡهُمۡ،

وَتُحِبُّ لَهُمۡ مَا تُحِبُّ لِنَفۡسِك

اور اگر تم بدلہ لینا چاہو

تو اسی قدر بدلہ لو جس قدر تم کو تکلیف پہنچائی گئی ہے،

لیکن اگر تم صبر سے کام لو

تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہے۔[۲]

یہ تو تھا جان بوجھ کر غلط فیصلہ کرنے کی صورت میں

لیکن اگر عمداً ایسا نہ کیا ہو

تو تم بھی جان بوجھ کر انتقام کی خاطر اس پر ظلم نہ کروگے۔

یہ ایسا ہو گا گویا آپ نے اس سے اس کی ارادی غلطی کا بدلہ لیا ہو۔

تم اس سے نرمی کرو

اور اس کا جواب حتی المقدور مہربانی سے دو۔

اور نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی مشیت سے۔

[۱] شوریٰ ۴۱۔۴۳ [۲] نحل ۱۲۶

۵۰۔ ہم مذہب لوگوں کا حق

تمہارے ہم مذہب لوگوں کا حق یہ ہے کہ:

ان کی سلامتی

اور ان پر مہربانی کا ارادہ کیا جائے،

ان میں سے جو برا کرے اس کے ساتھ نرمی و مہربانی کی جائے،

ان سے محبت برتی جائے،

ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے،

ان میں سے اچھے لوگوں کا شکریہ ادا کیا جائے

اور ان سے تکالیف کو دور رکھا جائے۔

تم ان کے لیے وہی چاہو جو تم اپنے لئے چاہتے ہو

وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ،

فَعُمَّهُمْ جَمِيعاً بِدَعْوَتِكَ

وَانْصُرْهُمْ جَمِيعاً بِنُصْرَتِك

وَأَنْزَلْهُمْ جَمِيعاً مَنَازِلَهُمْ،

كَبِيرُهُمْ بِمَنْزِلَةِ الوَالِدِ

وَصَغِيرُهُمْ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ،

وَأَوْسَطُهُمْ بِمَنْزِلَةِ الأَخِ.

(فَمَنْ أَتَاكَ تَعاهَدتَهُ بِلُطفٍ وَرَحْمَةٍ)،

وَصِلْ أَخاكَ

بِمَا يَجِبُ للأَخِ عَلَى أَخِيهِ.

٥١ ـ حَقُّ أَهلِ الذِّمَّةِ:

وَأَمَّا حَقُّ أَهْلِ الذِّمَّةِ:

أَنْ تَقبَلَ مِنْهُمْ

مَا قَبِلَ اللهُ عزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ

وَلاَ تَظْلِمَهُم

مَا وَفُوا اللهَ عزَّ وَجَلَّ بِعَهْدِهِ،

وَ كَفَى بِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُم

مِنْ ذِمَّتِهِ

وَعَهْدِهِ،

وَتِكلَهُمْ إِلَيهِمْ

فِيمَا طَلَبُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ،

وَتَحْكُمَ فِيهِمْ

اور ان کے لیے وہ چیز پسند نہ کرو جو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔

پس اپنی دعا میں ان سب کو شامل کرو،

ان سب کی مدد کرو

اور ان سب کو ان کا مناسب مقام دو۔

ان میں سے جو بڑے ہیں وہ باپ کی حیثیت رکھتے ہیں،

جو چھوٹے ہیں وہ بیٹے کی

اور جو درمیانے ہیں وہ بھائی کی طرح ہیں۔

(پس جو تیرے پاس آئے اس کے ساتھ لطف و کرم کا برتاؤ کرو)

اور اپنے بھائی کے ساتھ اس طرح نیکی کرو

جس طرح ایک بھائی کو دوسرے بھائی کے ساتھ ضرور کرنی چاہیے۔

۵۱۔ ذمیوں کا حق

ذمیوں کا حق یہ ہے کہ

اللہ نے ان سے جو کچھ قبول فرمایا ہے

وہی تم بھی ان سے قبول کرو

اور جب تک وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے رہیں

تب تک تم ان پر ظلم نہ کرو،

اللہ نے اپنی طرف سے ان کے لیے جو

امان

اور عہد قرار دیا ہے اس کی پاس داری کرو،

اور انہوں نے اپنی طرف سے جو کچھ طلب کیا ہے

اس میں تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

تمہارے اور ان کے باہمی معاملات میں

بِمَا حَكَمَ اللهُ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ

فِيمَا جَرَى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ مِنْ مُعَامَلَةٍ،

وَلْيَكُنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ظُلْمِهِمْ مِنْ رِعَايَةِ ذِمَّةِ اللهِ

وَالْوَفَاءِ بِعَهْدِهِ وَعَهْدِ رَسُولِهِ حَائِلٌ،

فَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَالَ:

"مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً كُنْتُ خَصْمَهُ"

فَاتَّقِ اللهَ.

وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

اللہ کی طرف سے تمہارے اوپر لازم شدہ حکم کے تحت

ان کے بارے میں فیصلہ کرو۔

جو اہل ذمہ کو اللہ کی طرف سے حاصل امان کی پاسداری نہ کرکے

نیز اللہ اور رسول کے عہد کو توڑ کر ان پر ظلم نہ کرو،

کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے:

"جو شخص کسی ذمی پر ظلم کرے وہ میرا دشمن ہے۔"

پس اللہ سے ڈرو۔

اور نہیں کوئی قدرت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔